صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 26 جولائی 2022ء بمطابق 26 ذی الحج
1443 ہجری سہ پہر تین بجکر پینتیس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب مسند نشین، محمد ادریس مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِيمِ۔

قٰلَ كَمْ لَبِثْتُمْ فِى الْاَرْضِ عَدَدَ سِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَسْـَٔـلِ الْعَآدِّيْنَ
﴿۱۱۳﴾ قٰلَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا لَّوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۱۴﴾ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ
عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱۵﴾ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ
الْكَرِيْمِ ﴿۱۱۶﴾ وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۗ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ
الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۱۸﴾

(ترجمہ): پھر اللہ تعالیٰ ان سے پوچھے گا "بتاؤ، زمین میں تم کتنے سال رہے؟" ﴿۱۱۲﴾ وہ کہیں گے "ایک دن یا دن کا بھی کچھ حصہ ہم وہاں ٹھیرے ہیں شمار کرنے والوں سے پوچھ لیجیے" ﴿۱۱۳﴾ ارشاد ہوگا "تھوڑی ہی دیر ٹھیرے ہونا، کاش تم نے یہ اُس وقت جانا ہوتا ﴿۱۱۴﴾ کیا تم نے یہ سمجھ رکھا تھا کہ ہم نے تمھیں فضول ہی پیدا کیا ہے اور تمھیں ہماری طرف کبھی پلٹنا ہی نہیں ہے؟" ﴿۱۱۵﴾ پس بالا و برتر ہے اللہ، پادشاہ حقیقی، کوئی خدا اُس کے سوا نہیں، مالک ہے عرش بزرگ کا ﴿۱۱۶﴾ اور جو کوئی اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو پکارے، جس کے لیے اس کے پاس کوئی دلیل نہیں، تو اس کا حساب اس کے رب کے پاس ہے ایسے کافر کبھی فلاح نہیں پا سکتے ﴿۱۱۷﴾ اے محمدؐ، کہو، "میرے رب درگزر فرما، اور رحم کر، اور تو سب رحیموں سے اچھا رحیم ہے" ﴿۱۱۸﴾ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيمِ۔

جناب مسند نشین: جزاکم اللہ۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

Mr. Chairman: 'Questions Hour': Question No. 15327, Miss Shagufta Malik, Miss Shagufta Malik, lapsed. Question No. 15087, Mr. Khushdil Khan. Mr. Khushdil Khan, lapsed. Question No. 15222, Miss Nighat Yasmeen Orakzai.

* 15222 _ محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کیاوزیر اطلاعات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے ضلع جنوبی وزیرستان (سابقہ فاٹا) محکمہ اطلاعات کے شعبے کے لئے ترقیاتی فنڈز مختص کئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ محکمہ کے لئے کتنا فنڈ مختص کیا گیا ہے؛

(ii) مذکورہ محکمے کو کتنا فنڈ ریلیز کیا گیا ہے؛

(iii) مذکورہ محکمے نے کتنا فنڈ تاحال خرچ کیا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر برائے اعلیٰ تعلیم نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔ یہ بالکل درست ہے کہ صوبائی حکومت نے مالی سال 22-2021 کے دوران ضم شدہ اضلاع بشمول ضلع جنوبی وزیرستان میں محکمہ اطلاعات کے شعبے کے لئے ترقیاتی بجٹ مختص کیا ہے۔

(ب) (i) مالی سال 22-2021 کے دوران ترقیاتی کاموں کے لئے مختص بجٹ کی تفصیلات درج ذیل ہیں۔

(1) پانچ ایف ایم ریڈیو سٹیشنز بشمول ضلع جنوبی وزیرستان کے قیام کے لئے 33 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں جس میں سے ضلع جنوبی وزیرستان کا حصہ 3.549 ملین بنتا ہے۔

(2) ضلع جنوبی وزیرستان کے ضلعی پریس کلب کی تعمیر و مرمت کے لئے 15.032 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

(ii) (1) ایف ایم ریڈیو سٹیشن ضلع جنوبی وزیرستان کے قیام کے لئے دوسری 3.549 ملین روپے جاری کئے گئے ہیں۔

(2) جنوبی وزیرستان کے ضلعی پریس کلب کی تعمیر و مرمت کے لئے 0.56 روپے جاری کئے گئے ہیں۔

(iii) (1) ایف ایم ریڈیو سٹیشن وانا کے قیام کے لئے 3.549 ملین روپے کی جاری کردہ رقم خرچ کی جا چکی ہے۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جناب سپیکر، چار سالوں کی ذرا میری حاضری نکال کر دیکھیں تو پتہ چلے کہ آپ لوگ چھٹیاں کرتے ہیں، میں نے بالکل چار سال میں کبھی چھٹی بھی نہیں کی ہے۔ جناب سپیکر، میرا یہ سوال ہے Merged area کے بارے میں اور خاص طور پہ جنوبی وزیرستان کے بارے میں اور یہ شعبہ اطلاعات کے بارے میں ہے، انفارمیشن کے بارے میں ہے۔ میں نے ان سے پوچھا ہے کہ جنوبی وزیرستان کے لئے کتنا فنڈ انہوں نے دیا ہے؟ انہوں نے فنڈ کا تو مجھے نہیں بتایا ہے لیکن کہا ہے کہ بجٹ مختص کیا گیا ہے لیکن فنڈ کا نہیں بتایا ہے کہ کتنا فنڈ دیا ہے اور دوسرا جو Portion ہے اس میں انہوں نے 3.549 ملین جو 33 ملین مختص کئے ہیں اور جنوبی وزیرستان کا حصہ 3.54 ملین جو ہے تو وہ جو بنتا ہے اس میں سے انہوں نے پریس کلب کی تعمیر کے لئے مختص کئے ہیں لیکن خرچ ابھی نہیں ہوئے ہیں جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر، جب بھی میں بات کرتی ہوں پھر آگے چلتی ہوں تو آگے بھی یہی حال ہے کہ مطلب خرچ نہیں ہو سکے۔ جناب سپیکر صاحب، مجھے افسوس ہوتا ہے کہ جب بھی میں Merged area کے بارے میں یہاں پہ سوال لے کر آتی ہوں تو ہمیشہ مجھے بتایا جاتا ہے کہ اتنے ملین، اتنے ارب، اتنے کھرب مختص کئے جا چکے ہیں لیکن خرچ کچھ بھی نہیں ہوتا ہے، مطلب اگر خرچ ہوتا بھی ہے تو Pennies کے حساب سے ہوتا ہے۔ تو مجھے یہ بتایا جائے کہ یہ جو، دیکھیں آج کل جو ایف ایم ریڈیو ہے یا یہ جو ایف ایم ریڈیو کے تعمیر کے لئے یہ لوگ کہہ رہے ہیں۔ دیکھیں آج کل ہمارے جو قبائل ہیں، جو Merged areas ہیں جو کہ قبائلی ایریا کہلاتا تھا، ان لوگوں کو آج کل شعور، تعلیم و تربیت اور اس کے لئے یہ ایف ایم ریڈیو بہت زیادہ ضروری ہے تاکہ ہر جگہ کا ان کو پتہ چلے کہ تعلیم کی کیا اہمیت ہے؟ ان کو پتہ ہے وہ ہم سے زیادہ Aware ہیں، وہ ہم سے زیادہ ذہین ہیں، وہ ہم سے زیادہ Intellectual ہیں لیکن پھر بھی ان کی خواتین کو پتہ چلے کہ خواتین کا وراثت میں کیا حصہ ہے، ان کا تعلیم کے بارے میں کیا حصہ ہے، ان کے لئے کیا ہے کیا نہیں ہے؟ اب جیسے بہت سے علاقوں میں جرگے بیٹھ جاتے ہیں عورتوں کو تعلیم و تربیت سے بھی منع کرتے ہیں، عورتوں کی سیاحت پہ بھی مسئلہ کرتے ہے، جرگہ بیٹھتا ہے یہ حکومت کی طرف سے

نہیں ہوتا ہے کہ حکومت کی طرف سے ہے۔ تو جناب سپیکر صاحب، جب Awareness ہو گی عورتوں میں تو کہتے ہیں ناں وہ ایک بڑے مفکر کا قول ہے کہ تم ایک اچھی ماں مجھے دے دو میں اچھی قوم دینے کے لئے آپ کو تیار ہوں۔ تو کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ماں بہن بیٹی ان کے لئے یہ Awareness جو ہے تو یہ ہمیں ایف ایم ریڈیو کیونکہ وہاں پہ تعلیم اتنی نہیں ہے، اخبارات اتنے نہیں پڑھے جاتے ہیں تو ہمیں ایف ایم ریڈیو کے ذریعے اور ہمیں ان کی جو ٹیلی ویژن کی Broadcasting ہے ہمارے پی ٹی وی کی، اس سلسلے میں ہم نے وہاں پہ Awareness پیدا کی ہے لیکن افسوس کی بات ہے کہ جب بھی میں یونیورسٹیز کی بات کرتی ہوں، سکول کی بات کرتی ہوں، انفارمیشن کے بارے میں بات کرتی ہوں تو یہی مجھے جواب ملتا ہے کہ مختص ہوئے، خرچ کچھ بھی نہیں ہوا، مختص ہوئے، اگر دس روپے مختص ہوئے تو آٹھ آنے خرچ ہوئے۔ تو جناب سپیکر صاحب، یہ پیسہ کہاں پہ پڑا ہوتا ہے اور کس کے پاس پڑا ہوتا ہے اس کا مجھے اگر جواب دے دیں تو مہربانی ہو گی Thank you very much Sir۔

<u>جناب مسند نشین</u>: جی منسٹر صاحب۔

<u>جناب کامران خان بنگش (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم)</u>: Thank you Mr. Chairman۔ جو میڈم نے بات کی ہے ہم Appreciate کرتے ہیں یہ ہر محکمے میں قبائلی اضلاع کے حوالے سے بات بھی کرتی ہے اور اس حوالے سے اپنے Concerns بھی Show کرتی ہیں۔ مجھے چونکہ 17 مہینے میں محکمہ اطلاعات کو دیکھ چکا ہوں تو مجھے اتنی معلومات ہیں کہ جو ایف ایم ریڈیو سٹیشنز ہیں وہ وہاں پہ فعال ہیں، ایف ایم ریڈیو سٹیشنز وہاں پہ بن چکے ہیں، ان کے جو بقایا جات تھے وہ اس وقت ریلیز ہو چکے تھے 3 ملین Something بقایا جات رہتے تھے وہ ان کے لئے جو سامان کی ضرورت ہوتی ہے جو Transistors کی اور ان ساری چیزوں کی تو وہ ریلیز ہو چکے ہیں۔ دوسرا انہوں نے جو تعمیر اور مرمت کی بات کی ہے بالکل یہ ٹھیک کہہ رہی ہیں میں آپ کو صرف قبائلی اضلاع کے چونکہ میڈم نے اس کے اوپر بڑی Working بھی کی ہے اور بھی ہمارے Journalists کو بھی پتہ ہے۔ اگر ہم قبائلی اضلاع کے صرف پریس کلب کی بات کریں تو وہاں پہ بہت بڑے Disputes ہیں قبائلی اضلاع میں ہر ضلع میں۔ میں مسٹر سپیکر، جب ادھر تھا تو وزیر اعلیٰ صاحب نے خصوصی طور پر مجھے ہدایات دی تھیں کہ آپ نے قبائلی اضلاع کے تمام پریس کلب کے گرانٹس جاری کرنے ہیں۔ تو جن پریس کلب میں Issues نہیں تھے ان کو ہم نے ریلیز کر دیئے تھے جو ضلعی پریس کلب کے گرانٹس تھے تقریباً 20 لاکھ روپے ہر ضلعی پریس کلب میں یہاں پہ ہمارے شفیق

صاحب ہیں انہوں نے بڑی محنت کی تھی۔ وہاں پہ دو گروپس ہیں لنڈی کوتل اور جمرود کے پریس کلب میں Dispute چل رہا تھا پھر انہوں نے جرگے کرائیں وہ Issue resolve ہوا تھا۔ ایسے ہی ہمارے وزیر صاحب جو ہیں انہوں نے بہت محنت کی تھی جو اورکزئی صاحب ہیں انہوں نے اس پہ بہت اہم Role play کیا تھا اور انہوں نے خود مجھ سے Cheque لیکر ان کا Dispute resolve کیا تھا۔ تو ہم ان کو گرانٹس بھی دے رہے ہیں وہاں پہ جو تعمیر و مرمت کے کام بھی ہیں لیکن وہاں پہ قبائل کے آپس میں دو دو، تین تین پریس کلب ہیں جن کے Disputes ہیں۔ آپ کو پتہ ہے کہ پچیسویں آئینی ترمیم کے بعد وہاں پہ یہ مسائل سامنے آ گئے کہ ایک ہی جگہ پہ دو دو، تین تین تنظیمیں تھیں، ان میں سے پھر Recognize کرنا کہ کون سی تحصیل کے پریس کلب کو ہم نے دینے ہیں، کونسے کو ہم نے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر پریس کلب بنانا ہے؟ تو مسٹر چیئرمین، وہ Resolve ہو رہے ہیں اور الحمدللہ جو ایف ایم سٹیشنز کے حوالے سے بات کی ہے وہ Functional ہیں مکمل طور پر نہ صرف ساؤتھ وزیرستان میں بلکہ نارتھ وزیرستان میں بھی ہمارے ایف ایم سٹیشنز جو ہیں وہ کام کر رہے ہیں Although کہ ایک Insurgency کے ٹائم پہ وہاں پہ بہت بڑا Issue تھا لیکن وہ الحمدللہ اب Resolve ہو گیا۔ ہماری Law Enforcement Agencies، ہماری پولیس کی وہاں پہ Expansion ہوئی ہے جس کی وجہ سے وہ مسائل مکمل طور پر اب Resolve ہو چکے ہیں اور یہ Gradually ہو رہا ہے۔ آپ کو پتہ ہے تین سال میں یا چار سال میں یہ سالہا سال کے سینکڑوں سالوں کے مسائل ہیں قبائل کا آپس میں لیکن ہمارے جو متعلقین ہیں جن میں ایم پی ایز ہیں بالخصوص میں نے جیسے نام لئے ہیں یہاں پہ وہ اس میں بڑا Actively role play کر رہے ہیں، وہاں کے مقامی صحافیوں کو اپنے ساتھ ملا رہے ہیں، وہاں کی جو مختلف تنظیمیں ہیں ان کے درمیان جو ہمارے قبائل کی ایک رواج ہے وہاں پہ ایک جرگے کا سسٹم ہے وہ کروا رہے ہیں اور جیسے جیسے اب مجھے یقین ہے کہ خیبر کے مسائل جو ہیں وہ شفیق صاحب کو پتہ ہو گا وہ Resolve ہو چکے ہوں گے۔ اس میں ڈپٹی چیئرمین سینیٹ نے اہم Role play کیا تھا، انہوں نے کیا تھا، ہمارے قادری صاحب نے کیا تھا، اقبال آفریدی نے کیا تھا، ان سب نے جو ہے اور اس حوالے سے تمام مسائل جو ہیں وہ تقریباً حل کے قریب ہیں، ان کو گرانٹس بھی ریلیز ہو چکے ہیں جو سات قبائلی اضلاع ہیں ان کے، جب میں تھا تو ان میں پانچ کو ریلیز ہو چکے تھے دو میں ایسے مسائل تھے وہ بھی اب Resolve ہو چکے ہیں تو یہ ہو رہا ہے۔ مسٹر سپیکر، ان کی بات ٹھیک ہے جہاں پہ ہمیں مسائل آتے ہیں وہاں پہ چونکہ ہم نہیں چاہتے کہ خدانخواستہ قبائلی جو مختلف

قبائل ہیں وہاں پہ ان کا آپس میں ان معاملات کی وجہ سے کوئی لڑائی جھگڑا ہو، تو وہاں پہ ہم کام روک لیتے ہیں لیکن Pace اچھی ہے جو Transition کا Period تھا میں یہ دعوے کے ساتھ کہتا ہوں کہ اتنے کم ٹائم میں اتنی بڑی Transition ہوئی ہے اور اس میں اللہ کا فضل وکرم ہے کہ اس میں نہ کوئی خون خرابہ ہوا، وہاں کے قبائل کے آپس کے بہت بڑے مسئلے تھے وہ بھی Resolve ہو گئے ہیں۔ تو وزیرستان میں میں آپ کو صرف یہ بتادوں کہ وزیر اور محسود قبائل کے درمیان ایک Issues تھا اور اب مجھے یقین ہے کہ وہ بھی Resolve ہو چکا ہو گا۔ Unfortunately میں Honestly بتا رہا ہوں سیکرٹری صاحب ہمارے بیٹھے ہوئے ہیں لیکن ہمارے پاس زیادہ Details نہیں ہیں، ان کو میں مزید Details سیکرٹری صاحب سے لے کر ان کو میں دے دوں گا، اگر ان کی پھر اور کوئی Concerns ہیں تو ہم وہ دیکھیں گے۔

<u>جناب مسند نشین</u>: جی میڈم۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: جی جناب ہمیشہ سے میرے بھائی نے کیونکہ ایک Talented ہمارے جو ہیں تو کامران بنگش صاحب بہت Talented intellectual آدمی ہیں اور بہت اچھا جواب دیتے ہیں، بڑی تفصیل سے جواب دیتے ہیں لیکن جناب سپیکر صاحب، میرا یہاں پہ ایک اور Concern میں نے جو اپنا Show کیا تھا کہ ان کو چاہیئے کہ چونکہ شعبہ اطلاعات ان کے پاس ہیں، انفارمیشن کے منسٹر ہیں تو ان کو چاہیئے کہ وہاں پہ جو میں نے ابھی بات کی ہے جرگے کی کہ یہ حکومت نے نہیں کیا، یہ جرگے، جرگے کے فیصلوں کو بھی مطلب ذرا دیکھیں۔ اب جیسے باجوڑ میں ایک جرگہ ہوا جس میں کہ پارٹیاں بیٹھیں، پارٹیاں بیٹھیں مطلب پولیٹیکل پارٹیاں بیٹھیں اور انہوں نے جناب سپیکر، یہ کہہ دیا کہ جی عورتیں سیاحت کے لئے نہیں نکلیں گی، اسی طرح کسی کو تعلیم کے لئے نہیں نکالنا، نہ نکالنا۔ تو ان جرگوں کے حوالے سے بھی کچھ پلیز اس پہ ایکشن لیں۔ دوسری بات جناب سپیکر صاحب، میں منسٹر صاحب کو یہ ضرور کہوں گی کہ چونکہ انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ ان کے پاس ہے کہ جو Subsidized آٹا جو ملتا ہے جو تقسیم ہو رہا ہے یہ اس کے ساتھ تو جڑا ہوا نہیں ہے لیکن میں بات کر لیتی ہوں کیونکہ شعبہ اطلاعات کے ساتھ ہی اس کا تعلق ہے تو Subsidized آٹا جو ہے تو وہ ان لوگوں کو ملے گا کہ جنہوں نے کورونا ویکسین لگائی ہو گی اور ان کے پاس کارڈ ہو گا۔ تو جناب سپیکر صاحب، اس پہ بھی ایک Awareness program کریں کہ، اور غریب آدمی اگر کسی نے ویکسین نہیں لگائی ہے یا اس کو ویکسین کا پتہ ہی نہیں ہے تو جناب سپیکر صاحب، اس کے گھر میں کیا ہو گا؟ تو میرا خیال ہے کہ اگر یہ Awareness program اس پہ بھی کر دیں تو یہ آپ کی

بڑی مہربانی ہو گی اور ظاہر ہے کہ جو شعبہ اطلاعات ہے وہ بہت کچھ Change کر سکتا ہے، لوگوں کی Mind change کر سکتا ہے، لوگوں کے شعور کو Change کر سکتا ہے،لوگوں میں بہت زیادہ انفارمیشن لا سکتا ہے،لوگوں کو تعلیم و تربیت کے لحاظ سے،ان کی Awareness کے لحاظ سے یہ انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ بہت زیادہ کام کر سکتا ہے باقی جواب سے میں مطمئن ہوں جناب۔

جناب مسند نشین: Thank you۔ جی منسٹر صاحب۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: Thank you Mr. Speaker۔ایک تو میڈم نے جو Concern raise کیا ہمارے قبائلی اپنی روایات ہیں اور اس حوالے سے خیبر پختونخوا حکومت اور اس اسمبلی نے ایک بہت بڑا Land mark legislation یہاں سے پاس کیا ہے ADR Act, Alternate Dispute Resolution Act تاکہ قبائل کے جتنے بھی مسائل ہیں وہ ایک جو جرگے کی روایات ہیں وہاں کی اس کے Through حل ہو اور اس کو سرکار کی سرپرستی بھی حاصل ہو اور اس ایکٹ میں مسٹر چیئرمین یہ ہے کہ اس کو قانونی طور پر Backing حاصل ہو۔وہ ایکٹ اگر وہاں پہ کوئی جرگہ ہوتا ہے جو جرگے کے ثالثین ہیں اور انہوں نے کوئی فیصلہ کر دیا تو وہ ہائی کورٹ بھی اس کو مانے گا۔تو یہ اس کو ایک قانونی Backing حاصل ہے۔جو آپ باجوڑ کے جرگے کی بات کر رہی ہیں تو وہ کسی صورت سرکاری سطح پر نہیں تھا وہ پرائیویٹ سطح پر تھا اور وہاں پہ میں نے پچھلے اجلاس میں بھی کہا تھا منور خان صاحب بیٹھے ہوئے ہیں کہ وہ جے یو آئی کے مقامی ایک رہنما تھے انہوں نے وہ جرگہ کرایا تھا اور اس کے اوپر صوبائی حکومت نے اس کو Condemn کیا کہ یہ حکومت کی طرف سے نہیں ہے۔جو انہوں نے آٹے کے حوالے سے بات کی ہے تو آٹے کی جو Subsidized distribution ہے وہ ٹرکوں کے ذریعے علاقے کی سطح پر ہوتا ہے ہم نے صرف ایک Check and Balance رکھا ہوا ہے Otherwise صرف شناختی کارڈ کی کاپی دینی ہوتی ہے۔ہم یہ Awareness ساتھ میں پھیلا رہے ہیں کہ لوگ کورونا کی Vaccination بھی کر لیں دوبارہ سے آپ کو پتہ ہے کہ کورونا کی وباء سر اٹھا رہی ہے لیکن جو ٹرکوں کے ذریعے ہوتا ہے اس میں Majority جو وہاں کے لوکل ایریا، لوکل لوگ ہیں خصوصاً خواتین میں خود وہاں پر Distribute کرتا ہوں ہمارے تمام ایم پی ایز اور منسٹرز وہ کر رہے ہیں۔تو اس کا بہت اچھا Response ہے تقریباً 35 ارب روپے کی سبسڈی صوبائی حکومت دے رہی ہے 980 روپے پہ آٹے کے تھیلے دے رہے ہیں اور اس پہ لوگوں کی طرف سے بڑا اچھا Response ہے کیونکہ اس دفعہ ڈیلر کا جو ایک Role تھا وہ ختم ہوا ہے اور گاڑیوں کے Through

حلقوں میں جاتی ہیں گاڑیاں، آٹااور وہاں پہ Distribute ہوتا ہے۔ تو یہ بھی ہم محکمہ اطلاعات سے، میں آپ کو میڈم کے انفارمیشن کے لئے کہ میں آج کل محکمے اطلاعات اور تعلقات عامہ کو میں نہیں دیکھ رہا لیکن بہت Competent بندے ہیں ہمارے بیرسٹر سیف صاحب وہ دیکھ رہے ہیں اوران کے ساتھ میں ضروری یہ بات Discuss کروں گا کہ اس کے حوالے سے ایک Campaign چلائیں تاکہ لوگوں میں Awareness بھی ہو اور اس کا جو سب سے بڑا فائدہ ہے آٹے کا وہ عام عوام کو پہنچے جو ہم محلوں میں گاڑیاں بھیجتے ہیں ادھر لوگوں کو پہنچے بہت شکریہ۔

Mr. Chairman: Thank you. Question No. 15345, Mr. Shakeel Basheer Sahib, Mr. Shakeel Basheer Sahib, absent, lapsed. Question No. 15258, Ms. Humaira Khatoon Sahiba.

* 15258 _ محترمہ حمیرا خاتون: کیاوزیر خوراک ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) فلور ملز کو سرکاری طور پر گندم فراہمی کا طریقہ کار کیا ہے،اس کی وضاحت کی جائے؛

(ب) صوبہ بھر میں قائم فلور ملز کی ضلع وار تعداد کیا ہے اوران فلور ملز کو گزشتہ دو سالوں کے دوران کس تناسب سے سرکاری گندم فراہم کی گئی؛

(ج) گزشتہ دو سالوں کے دوران صوبہ بھر میں قواعد کی خلاف ورزیوں پر کتنے فلور ملز کے خلاف قانونی کارروائی کی گئی ہے، ان کی ضلع وار تعداد کیا ہے۔ نیز اس عرصہ کے دوران صوبہ بھر میں فلور ملز سے جرمانوں کی مد میں کتنی رقوم وصول کی گئی ہیں،اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(سوال کا محکمانہ جواب موصول نہیں ہوا)

محترمہ حمیرا خاتون: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، کل تو منسٹر صاحب نے یہ کہہ دیا تھا کہ ڈیپارٹمنٹس پہ بات نہیں ہونی چاہیئے ان کی ناقص کارکردگی پہ بات نہ کریں۔ چونکہ میں اپوزیشن کی ممبر ہوں تو میں اس لئے بات کرتی ہوں لیکن آج تو اس ڈیپارٹمنٹ نے مجھے Not reply کیا ہوا ہے تو میرے خیال میں میرا سوال آج کمیٹی میں تو Refer ہو گا اس لئے کہ Not reply کا مطلب یہ ہے کہ سوال Automatically کمیٹی میں جائے گا۔

Mr. Chairman: Thank you. The motion before the House is that Question No. 15258 may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. Question is referred to the concerned Committee. Question No. 15388, Ms. Baseerat Khan, Ms. Baseerat Khan, absent, lapsed. Question No. 15309, Mr. Inayatullah.

* 15309 _ جناب عنایت اللہ: کیا وزیر توانائی و برقیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) بجلی کے خالص منافع کے بقایاجات کی مد میں صوبے کو 2020-21 میں کتنے روپے ملے ہیں؛

(ب) صوبائی حکومت کی اس مد میں کتنے بقایاجات ہیں اور وفاقی حکومت سے یہ بقایاجات حکومت کب تک لینے کا ارادہ رکھتی ہے؛

(ج) اے جی این قاضی فارمولہ کے مطابق بجلی کے خالص منافع میں صوبے کا سالانہ Claim کتنا ہے اور حکومت اس خالص منافع کے حصول کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) محکمہ خزانہ کے مطابق بجلی کے خالص منافع کے بقایاجات کی مد میں صوبائی حکومت کو 2020-21 میں مبلغ 46.5 بلین روپے ملے ہیں (کاپی لف۔الف ہے)۔

(ب) محکمہ خزانہ کے مطابق صوبائی حکومت کی اس مد میں مبلغ 19.4 بلین روپے بقایا تھے جو وفاقی حکومت واپڈا نے موجودہ مالی سال 2021-22 میں ادا کر دیئے ہیں۔تاہم مالی سال 2021-22 میں کوئی رقم باقی نہیں ہے۔(کاپی لف۔الف ہے)۔

(لف شدہ تفصیلات ایوان کو فراہم کی گئیں)

(ج) اے جی این قاضی فارمولہ کے مطابق بجلی کے منافع میں صوبے کے سالانہ کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	بقیہ رقم
2016-17	128 بلین
2017-18	137 بلین
2018-19	152 بلین
2019-20	219 بلین
2020-21	279 بلین

کل رقم	918 بلین

صوبائی حکومت اس رقم کے حصول کے لئے کئی بار اس معاملے کو CCI میں اٹھا چکی ہے اور CCI نے مورخہ 23 دسمبر 2019 کو ایک کمیٹی تشکیل دی ہے جو کہ رقم کی فراہمی کے لئے ذرائع کا تعین کرے گی۔ صوبائی حکومت نے کمیٹی کے لئے مندرجہ ذیل دو نام بھیج دیئے ہیں:

1۔ حمایت خان صاحب، وزیراعلیٰ کے سابقہ معاون خصوصی برائے توانائی و برقیات۔

2۔ سید امتیاز حسین شاہ صاحب، سیکرٹری محکمہ توانائی و برقیات۔

اس کمیٹی کی تین میٹنگز ہو چکی ہیں اور کمیٹی ممبران کو دی ہوئی تجاویز پر غور و خوض کر کے کمیٹی اپنی رپورٹ CCI کو پیش کرے گی۔

جناب عنایت اللہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ چیئرمین صاحب، یہ جو میرا سوال ہے یہ بڑا Important ہے اور میرا خیال ہے کہ حکومت بھی اس کے جواب میں سنجیدگی بھی دکھائے اور اس پہ اس ہاؤس کے اندر سے کوئی Joint resolution بھی چلی جائے، اس پہ کسی دن Adjournment Motion کے ذریعے سے Debate بھی کی جائے اور میں سمجھتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو تھوڑا سا Proactive role ادا کرنا چاہیئے۔ یہ میرا سوال NFC کے حوالے سے ہے اور میں نے NFC کے بقایاجات کے حوالے سے سوال کیا ہے اور سوال کا جو آخری حصہ ہے اس میں انہوں نے تفصیل دی ہوئی ہے کہ کتنے بقایاجات ہیں اور انہوں نے کہا ہے کہ سال 22-2021 میں ان کو NFC میں NHP, Net Hydle Profit کی مد میں کوئی رقم نہیں ملی ہے اور اس طرح انہوں نے لکھا ہے کہ 918 بلین روپے ان کے Calculations کے مطابق یہ مرکزی حکومت کے ذمے واجب الادا ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ Calculation updated نہیں ہے۔ یہ اگر Updated ہو تو اس سے بھی زیادہ یہ پیسے ہوں گے۔ اس وجہ سے یہ صوبہ جو ہے یہاں لوڈشیڈنگ ہے، یہ صوبہ جو ہے Backward ہے، اس وجہ سے اس صوبے کے اندر جو ترقی کی بنیادی اشاریے ہیں، Indicators ہیں، وہ بہت Low ہیں۔ یہ جو ہمارے قبائلی اضلاع ہیں، قبائلی اضلاع کے اندر ہیلتھ، ایجوکیشن، Clean drinking water ان کی جو Indicators ہیں وہ سب Saharan Africa سے Low ہیں اور اس کا جو Mix KP کا بن جاتا ہے تو KP نیچے چلا جاتا ہے اس کے نتیجے میں، اس طرح ہمارے جو Backward Districts ہیں یعنی ہمیں اپنے وسائل کے اوپر کنٹرول نہیں ہے۔ سر، میں آپ کی توجہ دلانا چاہوں گا (2) Article 161

کی طرف کہ جس میں لکھا ہوا ہے کہ Net Hydle Profit جس صوبے کے اندر وہ Power generation generate ہوتی ہے اور Hydro Electric Stations جہاں Establish ہوتی ہے اس صوبے کا حق ہے اور سر اس آرٹیکل کے اندر پھر Explanation دی گئی ہیں Net Hydle Profit کو باقاعدہ Constitution کے اندر Define کیا گیا ہے۔ میں سوال یہ کرنا چاہوں گا کہ حکومت نے جو پچھلی ان کی حکومت تھی مرکز کے اندر اس وقت انہوں نے کیا اقدامات اٹھائے تھے اس خالص منافع کے حصول کے لئے اور حکومت یہ بتائے کہ گزشتہ چار مہینے کے دوران انہوں نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟ کیا اس اسمبلی فلور کے اوپر اس کے اوپر کوئی ڈسکشن ہوئی ہے؟ کیا CCI کا اجلاس جو کہ یہ CCI کے ان Points کے اندر ہے کہ اس قسم کے CCI Issues کے اندر اٹھائے جاتے ہیں۔ کیا حکومت نے اس کے لئے CCI کا اجلاس کبھی Requisition کیا ہوا ہے اور مستقبل کے اندر حکومت اس کے اوپر CCI کا اجلاس Requisition کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ میرے یہ تین چار سوال ہیں اس پہ حکومت کا Response چاہوں گا۔

<u>جناب مسند نشین</u>: جی منسٹر صاحب۔

<u>جناب فضل شکور خان (وزیر قانون)</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سر، جو عنایت صاحب نے کہا کہ 918 بلین جو ہے یہ Updated نہیں ہے، مجھے ڈیپارٹمنٹ نے کہا ہے کہ یہ Updated ہے May be اگر ہو تو ڈیپارٹمنٹ کا یہی Reply ہے۔ دوسری بات یہ ہے سر، کہ یہ اے جی این فارمولہ جو ہے، اے جی این قاضی صاحب کا جو فارمولا تھا، اس کے مطابق صوبے کو 89 روپے Per unit ہمیں ملنا چاہیئے تھا اور یہ جو 918 بلین ہیں یہ اس لحاظ سے بنتے ہیں۔ پھر 2016 میں ایک MoU sign ہوا Between the Provincial Government and the Federal Government۔ اس کے حساب سے ہمیں Per unit جو ہے 1.1 rupee جو ہے اس لحاظ سے ہمیں جو مل رہا ہے وہ 2016 سے Onwards جو ہے، 2016 سے Onwards ہمیں تقریباً 20 بلین Around، کبھی 19 بلین، کبھی 20 بلین یہ مل رہے ہیں اور جو ہمارا Actual demand ہے یا ہمارا جو حق بنتا ہے وہ ہمیں نہیں دیا گیا ہے یہ ان کی جو بات ہے وہ بالکل صحیح ہے۔ تو سر، اس سے زیادہ میں اس کو Explain نہیں کر سکتا جو جواب ہے انہوں نے مانگا ہے اور اگر آپ کہتے ہیں کہ یہ چیز کمیٹی میں چلی جائے، وہاں پہ Thrash out ہو جائے گی تو اس میں کوئی Issue نہیں ہے۔

جناب مسند نشین: جی عنایت صاحب۔

جناب عنایت اللہ: میں یہ چاہوں گا کہ کمیٹی کو بھی یہ سوال بھیجا جائے کیونکہ بڑا Important ہے، یعنی اس پہ Debate generate کرنا، اس پہ اس ہاؤس کے اندر سے چیزیں Agitate کرنا اور ایک مؤثر اور توانا آواز اس صوبے سے اٹھانا کہ مرکز ہمارے اس حق کو تسلیم کرے یہ بڑا ضروری ہے لیکن میں چاہوں گا کہ حکومت تھوڑا سا اپنے اس حق کے حصول کے لئے کئے گئے اقدامات کا بھی ذکر کرے۔ مثلاً میں نے کہا ہے کہ آپ نے کبھی CCI کی جو Relevant Forum ہے Council of Common Interest جو کہ ایک چیف منسٹر CCI کے اجلاس کو As per Constitution requisition کر سکتا ہے۔ کیا چیف منسٹر خیبر پختونخوا نے اس کو Requisition کیا ہوا ہے؟ میں سمجھتا ہوں Simultaneously ہمیں Steps اٹھانے چاہیئے۔ حکومت مجھے Assurance دے کہ وزیر اعلیٰ صاحب یہ جو Issue ہے یہ CCI کے اندر دوبارہ اٹھائیں گے۔ یہ CCI نے ہمارا حق Endorse کیا ہوا ہے اس کے بعد بھی ہمیں نہیں ملتا ہے۔ تو اس کی Implementation کے لئے وزیر اعلیٰ صاحب CCI کا اجلاس جو ہے وہ Requisition کریں اور پھر اس کو سٹینڈنگ کمیٹی میں بھی بھیج دیں اور میرا خیال ہے کہ سٹینڈنگ کمیٹی کے چیئر کو یہ Instructions issue کریں کہ اس پہ Rapid اجلاس کریں وہ پھر Rapid meetings اس پہ کریں اور اس پہ جو Recommendations آئے پھر وہ اسمبلی ان شاء اللہ تعالیٰ Adopt کرے گی۔

جناب مسند نشین: ٹھیک ہے۔ جی منسٹر صاحب-----

محترمہ نعیمہ کشور خان: جناب سپیکر!

جناب مسند نشین: جی Mam، نعیمہ کشور صاحبہ! نعیمہ کشور صاحبہ!

محترمہ نعیمہ کشور خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، نہایت اہم سوال ہے ہمارا اور ہم روز اس پہ بحث بھی کرتے ہیں اور بہت ساری قرار دادیں بھی ہم پاس کر چکے ہیں، عنایت اللہ صاحب کی بھی اس پہ قرار داد پاس ہو چکی ہے میری بھی پاس ہو چکی ہے۔ جب میں قومی اسمبلی میں تھی پچھلے Tenure میں تو یہی کوسچن میں نے اسمبلی میں کیا تھا کہ کیوں ہمیں ادا نہیں کیا گیا اور آیا یہ CCI میں اس کو ہم نے ایجنڈے پہ کیوں نہیں رکھا گیا۔ On the Floor مجھے قومی اسمبلی میں جواب دیا گیا کہ خیبر پختونخوا کے چیف منسٹر صاحب کی طرف سے ایجنڈے پہ یہ کوسچن آیا ہی نہیں۔ تو اگر ہمارا یہ حال ہو کہ ہم اس کو، یہ

ریکارڈ پہ مجھے جواب دیا گیا ہے اور یہ اب بھی ریکارڈ پہ ہے یہ جواب۔ اگر ہم اس کو ایجنڈے پہ نہیں لیتے اور ہم اس کو ایجنڈے پہ نہیں لیتے ہماری صوبائی طرف سے، مطلب ہے سی ایم کی طرف سے یا ہماری صوبائی حکومت کی طرف سے ہم اس کو اہمیت نہیں دیں گے تو پھر ہم کس طرح یہ ڈیمانڈ کریں گے۔ ابھی جو پچھلے Tenure میں ہمارے سینیٹ کی سٹینڈنگ کمیٹی کا اجلاس ہوا تھا اس میں بھی یہی جواب اس کو دیا گیا تھا کہ وہ سنجیدہ نہیں تھے ان کو کہ ہم ان کو وہ ادا کرنے کے لئے، تو اگر یہ حال ہو، اب تو کم از کم عدم اعتماد کا اتنا تو میرے خیال میں ہمارے صوبے کو فائدہ ہوا، اتنا فائدہ تو ہو گیا کہ ادھر تو زبان تو مل گئی کہ کم از کم اب حکومت بھی ہمارے ساتھ آواز اٹھا رہی ہے اس کے لئے۔ تو یہ اچھی بات ہے ہم مل کے اب آواز اٹھائیں گے اس کے لئے، اپنے حق کے لئے اچھی بات ہے اب بھی میں اس کو بہتر سمجھتی ہوں یہ ایک Plus point ہمارے لئے ہوتا ہے کہ یہاں پہ اپوزیشن کی حکومت ہوتی ہے اور مرکز میں کسی اور کی حکومت ہے۔ جب ایک حکومت ہوتی ہے تو پھر ہم اپنے حق کے لئے آواز نہیں اٹھاتے۔ تو میرے خیال میں یہ ہمارے لئے ایک اچھی بات ہو گی کہ ایک آواز مل گئی تو اب اس Issue کو کم از کم بھرپور طریقے سے اٹھانا چاہیئے۔ یہ اب بڑے افسوس سے ہمیں کہنا پڑتا ہے کہ پچھلی حکومت میں اس کو ایجنڈے پہ نہیں لیا گیا۔ اب ہمیں بار بار اس کو CCI کے ایجنڈے پہ لینا چاہیئے اور ہمیں اس پہ سستی نہیں دکھانی چاہیئے تب ہم اس مسئلے کو حل کریں گے۔ ملے نہ ملے وہ ایک الگ Issue ہے لیکن ہمیں اپنے کیس کو صحیح طریقے سے Present کرنا چاہیئے جی۔ Thank you۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: جناب سپیکر!

<u>جناب مسند نشین</u>: میڈم نگہت بی بی۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: Thank you Mr. Chairman۔ جناب چیئرمین، بار بار یہ Issue ادھر اٹھ چکا ہے جب پی ٹی آئی کی مرکز میں بھی حکومت تھی یہاں پہ بھی حکومت تھی، پنجاب میں بھی حکومت تھی۔ مسٹر چیئرمین، میں چاہتی ہوں کہ اب ہمیں یہ جو ہے نا وہ ایک شعر ہے، کہتے ہیں:

گھن کی صورت یہ تعصب تجھے کھا جائے گا
اپنی ہر سوچ کو محسن نہ علاقائی کر

تو بات یہ ہے کہ یہ جو ہم لوگ یہ کہتے ہیں کہ فلاں جگہ پہ فلاں کی حکومت ہے، یہاں پہ فلاں کی حکومت ہے، اب ان Issues سے ہم نے باہر نکلنا ہے۔ اب ہم نے یہ نہیں دیکھنا ہے کہ وہاں پہ کافر بیٹھا

ہوا ہے اور یہاں پہ مسلمان بیٹھا ہوا ہے۔ ہم نے اگر اپنے لوگوں کے لئے کچھ چیزیں لانی ہیں، اس صوبے کے لئے تو ہم نے کافر سے بھی بات کرنی ہے، ہم نے ہندو سے بھی بات کرنی ہے، ہم نے سکھ سے بھی بات کرنی ہے۔ خدا کرے فیڈرل حکومت میں Imported حکومت ہے، Selected حکومت ہے کہیں باہر سے امریکہ کی لائی ہوئی حکومت ہے لیکن اس Forum سے اب ضرور یہ آواز آپ لوگ ہمارا ساتھ دیں۔ ہم آپ کے ساتھ جانے کے لئے تیار ہیں، پرائم منسٹر صاحب کے ساتھ ملنے کے لئے تیار ہیں ٹائم ہم لے لیں گے، ٹھیک ہے وزیر اعلیٰ صاحب نہیں جانا چاہتے وہ نہ جائیں لیکن ان کے منسٹرز جو ہیں ان کی ایک کمیٹی بنے، ان کے ایم پی ایز کی ایک کمیٹی بنے اور ہماری طرف سے پوری اپوزیشن چاہے وہ، یہ Above the سیاست بات کر رہی ہوں، چاہے وہ اے این پی ہے، چاہے وہ پیپلز پارٹی ہے، چاہے وہ جے یو آئی (ایف) ہے، چاہے وہ نون ہے، چاہے وہ جو بھی حکومت ہے جو بھی پارٹی ہے۔ جناب سپیکر، ہم جانے کے لئے تیار ہیں اور ہم اپنے قوم کا، ہم اپنے خیبر پختونخوا کا کیونکہ میں نے اس دھرتی میں جنم لیا ہے تو میں اس دھرتی کے لوگوں کے لئے آواز اٹھانے کے لئے ہر کسی کے ساتھ جانے کے لئے تیار ہوں اور ابھی تو آپ سب ہم لوگ مل کر اگر اس کو نہیں اٹھائیں گے تو پھر کبھی بھی نہیں جا سکیں گے۔۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین</u>: میڈم! اس کو اس طرح کر لیں کہ آپ ایک Notice دے دیں پھر Rule 48 کے تحت اس پہ Detailed discussion ہو جائے گی کیونکہ ابھی تو۔۔۔۔۔

(مداخلت)

<u>جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت، ثقافت و پارلیمانی امور)</u>: نو جواب خو واؤرہ کنه؟

<u>جناب مسند نشین</u>: دا منسٹر صاحب به جواب اوکړی خو دې ته که تاسو غواړئ نو د Detail discussion د پاره تاسو Notice ورکړئ۔ جی منسٹر صاحب۔

<u>وزیر محنت، ثقافت و پارلیمانی امور</u>: جناب سپیکر، یہ No doubt کہ یہ Issue بڑا اہم Issue ہے اور یہ کوئی آج کا بنا ہوا Issue نہیں ہے کہ ہماری وہاں حکومت تھی اور یہاں بھی حکومت تھی۔ اس سے پہلے اگر آپ دیکھیں پیپلز پارٹی کی بھی حکومت صوبے میں رہی ہے مرکز میں بھی رہی ہے، پی ایم ایل (این) کی حکومت بھی اس صوبے میں رہی ہے مرکز میں بھی رہی ہے لیکن یہ Issue ایسا ہے، یہ Issue ایسا ہے یہاں ابھی بھی اگر آپ دیکھیں تو میرے خیال سے اگر پی ٹی آئی نہ بھی ہو تو تقریباً کوئی تیرہ چودہ جماعتیں تو اس وقت وفاق میں بیٹھی ہوئی ہیں اکٹھی اور اس صوبے کے بڑے بڑے دعویدار بھی حکومت میں بیٹھے

ہیں اور وہ پارٹیاں جو صوبے کے حقوق کی بات کرتی ہیں یہ ساری بیٹھی ہوئی ہیں لیکن Issue کیا ہے؟ Issue یہ نہیں ہے کہ کسی نے Present نہیں کیا ہے اس Issue کو۔ جناب سپیکر، دسمبر میں CCI کا میں یہ Issue چلا ہے جو اس کے بعد آپ دیکھیں کتنی میٹنگز ہوئی ہیں تو یہ Issue صرف یہ نہیں ہے کہ پی ٹی آئی کی حکومت ہے یا پی ایم ایل (این) کی حکومت ہے، یہ ہمیشہ سے اس کو Oppose کیا گیا ہے۔ اے جی این قاضی فارمولہ کوئی آج سے نہیں بنا ہے، یہ کافی عرصے سے ہے، اس پہ ہر ایک نے اپنی آواز اٹھائی ہے۔ اگر آج یہ کہتے ہیں کہ جی ہم دوبارہ صوبے کی طرف سے متحدہ آواز اٹھانا چاہتے ہیں تو ہم تو پہلے بھی اٹھا چکے ہیں پھر بھی ہم تیار ہیں، ہمیں تو کوئی Issue نہیں ہے لیکن میں یہ کہنا چاہتا ہوں جناب سپیکر، کہ اب تو یہ چودہ جماعتیں Already بیٹھی ہوئی ہیں وہاں پہ، تو مل کر بات کر لیں ناں۔ اگر ہم نہ بھی جائیں تو یہ تو بیٹھے ہوئے ہیں ناں سارے، سارے نمائندے بیٹھے ہوئے ہیں وہاں پہ اور یہ تو بی نے بات کی کہ جی اب عدم اعتماد تو ہو گئی ہے ناں، اب عدم اعتماد سے ان کو فائدہ تو ہو گیا ناں۔ NAB ختم ہو رہا ہے، Cases ختم ہو رہے ہیں، ان کو تو بڑے فائدے ہو رہے ہیں، اگر یہ ایک فائدہ نہیں ہوا لیکن اور فائدے تو ان کو مل رہے ہیں۔ تو جناب سپیکر، میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ اس پہ بجائے سب کو پتہ ہے کہ اس پہ ہر دور میں آواز اٹھائی گئی ہے لیکن اٹک سے پار اس پہ آواز جو ہے ناں وہاں کمزور ہو جاتی ہے۔ یہ بدقسمتی ہے لیکن یہ ہمارا حق ہے، صوبے کا حق ہے ان شاء اللہ اس کے لئے ہم کھڑے ہیں، ہم نے کبھی یہ پرواہ نہیں کی ہے کہ وہاں کس کی حکومت ہے؟ پہلے بھی اس پہ پرویز خٹک صاحب کی قیادت میں ہم نے احتجاج کیا ہے ہم اسلام آباد گئے ہیں، دوبارہ بھی کریں گے لیکن چونکہ یہ Issue ایک پارٹی کا نہیں ہے، یہ Issue عرصے سے چلا آ رہا ہے ساری پارٹیوں کا Issue ہے۔ تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس پہ بالکل Debate بھی ہونی چاہیئے اور میں بالکل اتفاق کرتا ہوں آپ اس کو کریں، اس پہ Debate بھی کریں، اس پہ باقاعدہ کمیٹی بھی بنائیں ہم سب چیزوں کے لئے تیار ہیں۔ کوئی اس پہ سکورنگ نہ کرے کہ بھئی ہم یہ کر رہے ہیں اور آپ یہ کر رہے ہیں۔ ہر ایک نے اپنی کوشش کی ہے چاہے اے این پی کی حکومت رہی ہے، چاہے کسی اور کی حکومت رہی ہے۔ ایک مجھے یاد ہے آج بھی کہ جب سردار مہتاب صاحب چیف منسٹر تھے، اس وقت میں صحافت میں تھا، تو وہ بجٹ پیش کرنے سے انہوں نے انکار کر دیا تھا۔ تو آخری وقت پہ ان کو یہ پیسے ملے تھے۔ یہ Issue کوئی آج کا نہیں ہے، ہر دور میں یہ Issue آتا ہے اور اس کا ایک حل ہونا چاہیئے۔ اے جی این قاضی فارمولہ بنا ہے، کب سے بنا ہے، چلا آ رہا ہے، چلا آ رہا ہے۔ تو میرے خیال سے ایک وقت تو یہ تھا کہ چھ ارب

پہ یہ Capped تھا سارا۔ جب شیر پاؤ خان چیف منسٹر تھے اس وقت سے یہ کیس چلا آ رہا تھا چھ ارب روپے پہ، بعد میں اس کو اضافی کر دیا گیا۔ اب جو ہمارا حق بنتا ہے، آپ بجلی کے Rate تو بڑھا رہے ہیں آپ سب کچھ کر رہے ہی تو پھر ہمارا بالکل حق بنتا ہے اس صوبے کا اور ہم بالکل اس حق کے لئے کھڑے رہیں گے ان شاء اللہ۔ آپ Debate کے لئے اس کو کریں اور جو بھی فیصلہ ہو گا ان شاء اللہ تعالیٰ ہم ان کے ساتھ ہوں گے۔ شکریہ۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جناب! مجھے ایک منٹ کے لئے بات کرنے دے کیونکہ میرا نام لیا ہے۔

<u>جناب مسند نشین:</u> ٹھیک ٹھیک۔ جی میڈم!

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جناب سپیکر صاحب،۔۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین:</u> نام نہیں لیا ہے میڈم آپ کا۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> نہیں نام انہوں نے بی بی کا نام لیا ہے تو بی بی میں ہی تھی ناں جس نے بات کی ہے کوئی اور بی بی تو یہاں پر موجود نہیں ہے۔ یہ مجھے بتائیں۔

(مداخلت)

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> نہیں نہیں بی بی میں ہی موجود تھی۔ جناب سپیکر صاحب، میں چھوٹی سی بات کرنا چاہتی ہوں میں ہاؤس کا ماحول خراب کرنا نہیں چاہتی ہوں۔

<u>جناب مسند نشین:</u> جی جی میڈم۔

(مداخلت)

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> نام نہیں لیا، بی بی کون تھی پھر؟ وہ کونسی بی بی نے آپ سے بات کی ہے؟ بی بی نے، کونسی بی بی نے ضمنی سوال اٹھایا ہے، میں نے سوال اٹھایا ہے ناں؟

(مداخلت)

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> میں بڑی بی بی ہوں ناں، میں تو اس اسمبلی کی بی بی ہوں ناں، میں تو اس اسمبلی کی بی بی ہوں ناں۔ آپ دیکھیں جناب سپیکر صاحب، میرا ٹائم بھی Waste کر رہے ہیں۔

<u>جناب مسند نشین:</u> میڈم! میڈم! اس پہ، اس پہ۔۔۔۔۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جناب چیئرمین صاحب، مجھے صرف ایک بات کرنی ہے باقی میں اتنی زیادہ باتوں میں Detail میں نہیں جانا چاہتی ہوں۔

(مداخلت)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ہائے اللہ توبہ استغفار کیسے جھوٹ بولتے ہیں شوکت یوسفزئی صاحب تو آنکھوں میں گھس کے جھوٹ بولتے ہیں۔

جناب مسند نشین: چلیں۔Madam thank you, thank you۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! میں چھوٹی سی بات کرنا چاہتی ہوں۔ جناب سپیکر صاحب، دیکھیں انہوں نے جو کہا کہ بی بی نے بات کی ہے تو عدم اعتماد تحریک جو ہے وہ کامیاب ہو گئی ہے۔ تو اس میں NABبھی ختم ہو رہا ہے۔ مجھے بتائیں کہ زرداری صاحب کے Cases کس نے ختم کئے تھے، کیا آپ کی گورنمنٹ میں ختم نہیں ہوئے؟

وزیر محنت، ثقافت و پارلیمانی امور: ان پرCasesہم نے نہیں بنائے تھے۔

Mr. Chairman: Miss Miss----

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: وہ بنانے کی بات چھوڑیں ناں جس نے بھی بنائے ہیں۔۔۔۔۔

Mr. Chairman: Madam! Detail----

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: لیکن بات یہ ہے کہ یہ کہتے ہیں اگر ہم نہ بھی ہوں تو وہاں لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ کیوں نہ ہوں، آپ کی دو دفعہ یہاں پہ حکومت رہ چکی ہے، آپ ہمارے ساتھ جائیں گے آپ ہمارے ساتھ جائیں گے اور اسIssueکو حل کریں گے۔

Mr. Chairman: Okay, okay Madam! Thank you. Thank you Madam. Thank you Madam. Mr. Khushdil Khan.

خوشدل خان صاحب! آپ کا کوسچن، خوشدل خان صاحب! خوشدل خان صاحب، آپ کا Question lapseہو چکا ہے لیکنQuestions hourکا ٹائم ہے اور اس پہDiscussionہو رہی ہے تو آپ کو تھوڑا سا ٹائم دے دیتے ہیں۔ آپ اس پہ Briefly discussion، Discussionتو نہیں کرتے کوسچن کر لیں پھر Detailed discussionمیں آپ اس کو 148 پہ، 48 Ruleپہ آجائیں تو۔۔۔۔۔

Mr. Khushdil Khan Advocate: Mr .Speaker, I am very grateful. Just give me a few minutes, a few seconds.

جناب مسند نشین: آپ کا کوسچن ہے 15087۔

* 15087 _ جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: کیا وزیر توانائی و برقیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ PESCO کی طرف سے جاری شدہ ماہانہ بجلی بل میں بجلی ڈیوٹی کی مد میں رقم لی جاتی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ رقم کس حساب / فارمولے کے تحت لی جاتی ہے اور کہاں کہاں خرچ ہوتی ہے اس کے لئے قانون میں کوئی Provision ہے۔ نیز مذکورہ رقم کب سے لی جارہی ہے اور اس مد میں سالانہ کتنی رقم صوبائی حکومت کو مل رہی ہے، ائیر وائز تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر محنت، ثقافت و پارلیمانی امور نے پڑھا):</u> (الف) یہ درست ہے کہ PESCO کی طرف سے جاری شدہ ماہانہ بجلی بلوں میں بجلی ڈیوٹی لی جاتی ہے۔

(ب) الیکٹرسٹی ڈیوٹی فنانس ایکٹ 1964 کے تحت بجلی کے صارفین پر جولائی 1964 سے لگائی گئی ہے جو کہ مندرجہ ذیل فارمولے کے تحت لی جاتی ہے۔

1)	گھریلو صارفین	1.5%
2)	کمرشل صارفین	1.0%
3)	انڈسٹریل صارفین (کارخانے)	1.0%

مندرجہ بالا ڈیوٹی حکومت کے اکاؤنٹ نمبر BO-3034 جو کہ محکمہ خزانہ کی طرف سے جاری کیا گیا ہے، میں جمع ہوتی ہے اور یہ محکمہ خزانہ کے اختیار میں ہے کہ وہ اسے کہاں خرچ کرتی ہے۔ اس سلسلے میں فنانس ایکٹ 1964 الیکٹرسٹی ڈیوٹی رولز 1964 کے نقول منسلک ہیں۔

اس مد میں PESCO صارفین سے سالانہ مندرجہ بالا رقم وصول کرتی ہے لیکن یہ رقم PESCO کے اکاؤنٹ میں موجود رہتی ہے اور بار بار یاد دہانیوں کے باوجود الیکٹرسٹی ڈیوٹی رقم صوبائی حکومت کو جاری نہیں کی جاتی اور یہ رقم اکثر صوبائی محکموں کے ذمے بجلی کے بلوں کے بقایاجات کی مد میں کاٹ لی جاتی ہے جس کی تفصیل محکمہ خزانہ کو ارسال کی جاتی ہے۔

محکمہ ہذا کے پاس دستیاب ریکارڈ کے مطابق الیکٹرسٹی ڈیوٹی کی سالانہ وصولی کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:</u> کوسچن جو ہے میرا یہ جو ہم بجلی کے بل ادا کر رہے ہیں تو اس میں جو ہم دیکھتے ہیں سر، اس میں ہمارا جو Consumption ہوتا ہے، اس کی جو رقم ہے وہ کم ہوتی ہے لیکن اس میں جو ڈیوٹی لگائی جاتی ہے وہ اس سے بھی زیادہ ہے تو اس کے بارے میں میں نے یہ کوسچن لایا ہے۔ اس کا

جواب ذرا آپ سن لیں سر۔"یہ درست ہے کہ PESCO کی طرف سے جاری شدہ ماہانہ بجلی بلوں میں بجلی ڈیوٹی لی جاتی ہے۔ الیکٹرسٹی ڈیوٹی فنانس ایکٹ 1964 کے تحت بجلی کی صارفین پر جولائی 1964 سے لگائی گئی ہے"۔ یعنی یہ کہہ رہے ہیں کہ اس ایکٹ کے تحت 1964 سے یہ ڈیوٹی ہم سے لی جارہی ہے جو کہ مندرجہ ذیل فارمولے کے تحت لی جاتی ہے۔ فارمولہ کیا ہے سر؟ "گھریلو صارفین سے جو 1.5% لیتے ہیں۔ کمرشل صارفین سے 1.0% اور انڈسٹریل صارفین سے جو کارخانے ہیں 1.0%"، "مندرجہ بالا ڈیوٹی حکومت کے اکاؤنٹ نمبر BO-3034 جو کہ محکمہ خزانہ کی طرف سے جاری کیا گیا ہے، میں جمع ہوتی ہے اور یہ محکمہ خزانہ کے اختیار میں ہے کہ وہ اسے کہاں خرچ کرتی ہے۔ اس سلسلے میں فنانس ایکٹ 1964 الیکٹرسٹی ڈیوٹی رولز 1964 کے نقول منسلک ہیں۔ اس مد میں PESCO صارفین سے سالانہ مندرجہ بالا رقم وصول کرتی ہے"۔ اس مد میں سر، یہ اس مد میں PESCO صارفین سے سالانہ مندرجہ بالا رقم وصول کرتی ہے لیکن یہ رقم PESCO کے اکاؤنٹ میں موجود رہتی ہے اور بار بار، It is very important for the House اور بار بار یاد دہانیوں کے باوجود الیکٹرسٹی ڈیوٹی رقم صوبائی حکومت کو جاری نہیں کی جاتی اور یہ رقم اکثر صوبائی محکموں کے ذمے بجلی کے بلوں کے بقایاجات کی مد میں کاٹ لی جاتی ہے جس کی تفصیل"۔ سر، یہ عجیب بات ہے 1964 سے یہ ڈیوٹی ہم سے لے رہے ہیں اور ابھی تک 1964 سے ہمیں صوبائی حکومت کو ایک پیسہ بھی وہ نہیں دے رہے اور وہ کیا کرتے ہیں جو گورنمنٹ کے ڈیپارٹمنٹس ہیں اس کے مطلب ہے اس سے اس کو کاٹ لیتے ہیں۔ تو یہ میں نگہت بی بی کی اس تجویز کو سپورٹ کرتا ہوں کہ آئیں ہم اکٹھے جا کر خواہ جس کی بھی وفاقی حکومت ہو خواہ مطلب ہے Previous حکومت تھی یا اب موجودہ۔ ہم ان کے ساتھ بیٹھیں کہ ہم نے گناہ کیا کیا ہے کہ آپ نہ ہمیں NHP میں پیسے دیتے ہیں، نہ ہمیں NFC Award دیتے ہیں، نہ ہمیں مطلب ہے بقایاجات دیتے ہیں اور تمام مطلب ہے ہمارے وسائل پر آپ لوگوں نے قبضہ کیا ہے۔ تو اس لئے جانا چاہیئے مطلب ہے سپیکر صاحب کی قیادت میں، مطلب ہے ڈپٹی سپیکر صاحب کی قیادت میں، دوسرے مطلب ہے ہمارے جو اور ہیں، اس کے ساتھ بیٹھیں 1964 سے آپ اندازہ لگائیں 1964 سے ہمارے کتنے مطلب ہے پیسے ان کے اکاؤنٹ میں ہیں اور ان کے اکاؤنٹ میں کتنا ان پر مطلب ہے سود آتا ہے، ان پر کتنا یہ Profit وہ لے رہے ہیں اس کے ساتھ حساب کرنا چاہیئے یہ ہمارا حق ہے۔ لہذا میں بھی اپنی Sister کی مطلب ہے اس Proposal کو سپورٹ کرتا ہوں کہ ہمیں ایک جرگہ بنانا چاہیئے اور ہمیں فیڈرل گورنمنٹ سے بات کرنی چاہیئے۔

جناب مسند نشین: Okay okay, thank you ۔جی منسٹر صاحب۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت، ثقافت و پارلیمانی امور): سر، یہ جو ایک کمیٹی بنی تھی Already اس وقت ایڈوائزر صاحب تھے ہمارے، وہ تھے، ان کی سربراہی میں ایک تین رکنی کمیٹی بنائی گئی تھی جو CCI کو جو Proposal گئی تھی ہماری اور اس Proposal کو سپورٹ کرنے کے لئے، اس کے لئے وہ جو کمیٹی بنی تھی اس کی تین چار میٹنگز ہوئی ہیں۔ کیونکہ مجھے اس کا پتہ نہیں تھا کہ آج وہ نہیں ہوں گے ورنہ میں آپ کے لئے وہ Detail لے آتا اس میٹنگ کی کہ اس میں کیا کیا انہوں نے کیا ہے۔ یہ بالکل یہ جو بات انہوں نے کی ہے الیکٹرسٹی ڈیوٹی، یہ حق ہے اس صوبے کا اور جب آپ صوبے کی مد میں آپ کاٹ کے دیتے ہیں تو پھر صوبے کے حوالے کریں تاکہ صوبہ اس کے ساتھ جو بھی کرے اس کی مرضی ہے لیکن چونکہ وہ اپنے حق کا ایک روپیہ بھی نہیں چھوڑتے، وہ وہیں سے اس پہ کٹ لگا کے جو کہتے ہیں کہ جی بل ادا نہیں کیا ہے سرکاری محکموں نے۔ اپنا تو ایک پیسہ نہیں چھوڑتے اور ہمارے اس پہ اے جی این قاضی فارمولے کے اوپر لٹکایا ہوا ہے اس صوبے کو کافی عرصے سے۔ تو یہ تو صوبہ اچھا ہے ہم نے کبھی صوبائیت کی بات بھی نہیں کی ہے۔ ہم ہمیشہ کہتے ہیں کہ جی ہم پورے ملک کو سپورٹ کرنا چاہتے ہیں اور اچھی بات ہے کہ صوبہ اتنی بجلی پیدا کر رہا ہے کہ جس سے پورا پاکستان روشن ہے لیکن یہ تو ایک قانونی حق بھی ہے، آئینی حق بھی ہے کہ جو Product جہاں جس صوبے سے پیدا ہوتا ہے سب سے پہلے حق ان کا ہوتا ہے۔ تو جناب سپیکر، ہمیں تو آج تک میرا نہیں خیال ہے کہ گیارہ سو سے زیادہ ہمیں کوئی بجلی ملی ہو۔ ہمارا تو ویسے کوٹہ ہے بڑا، اٹھارہ سو سے بھی زیادہ ہے لیکن تیرہ سو سے زیادہ ہمیں ملتا نہیں ہے، جو Utilization ہے وہ گیارہ سو سے اوپر نہیں ہے۔ تو یہ Issues تو ہمیں بہت ہیں۔ Already PESCO کے ساتھ ہمارے بہت سارے Issues چل رہے ہیں۔ اب جب سے حکومت بدلی ہے ہم نے اپنے پیسے جمع کرائے ہیں اور آج تک ہمیں وہ بھی Stop کر دیئے ہیں۔ جو اس وقت صوبے کے انچارج بنے ہیں انہوں نے سب سے پہلا کام یہ کیا ہے کہ جنہوں نے پیسے جمع کرا کے سامان لیا تھا وہ انہوں سامان بند کر دیا ہے۔ کوئی بات نہیں وہ Issue ہم حل کر لیں گے ان شاء اللہ لیکن جناب سپیکر، بالکل میں اس سے اتفاق کرتا ہوں۔ یہ ایک ظلم ہے، زیادتی ہے اس صوبے کے ساتھ۔ کیونکہ ہمارے تو کوئی Resources اور ہیں ہی نہیں، Eighty percent سے زیادہ تو ہم وفاق کے اوپر Depend کرتے ہیں اور ہمارا سب سے بڑا یہی ایک NHP کا وہ

ہے جس پہ ہم ہر سال دیکھتے ہیں کہ NHP کی رقم آئی ہے یا نہیں آئی ہے۔ تو جناب سپیکر، میں اگر یہ Admit کرنا چاہتے ہیں، اس پہ بحث کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

Mr. Chairman: Okay.

جناب عنات اللہ: جناب سپیکر!

جناب مسند نشین: جی عنایت صاحب۔

جناب عنات اللہ: Rule 48 کے تحت میں اس پہ-----

جناب مسند نشین: Written notice دے دیں آپ۔

جناب عنات اللہ: Detailed discussion ہو جائے جی۔

Mr. Chairman: Question No. 15538, Mr. Sirajuddin, Mr. Sirajuddin, lapsed. Question No. 15558, Mr. Sardar Hussain Babak, Mr. Sardar Hussain Babak, lapsed.

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

15327 _ محترمہ شگفتہ ملک: کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ میں مختلف کیڈرز ہوتے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو محکمہ میں کتنے اور کون کونسے لوگ ایک کیڈر سے دوسرے کیڈر میں کن حکام بالا کی سفارشات پر تعینات ہیں۔ نیز ہر ایک کا نام، سکیل، پوسٹ، گریڈ اور تعیناتی پوسٹ کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان (وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) محکمہ ابتدائی وثانوی تعلیم میں کوئی بھی شخص ایک کیڈر سے دوسرے کیڈر میں کسی بھی حکام بالا کی سفارش پر تعینات نہیں ہے۔

15345 _ جناب شکیل بشیر خان: کیا وزیر ابتدائی وثانوی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ تعلیم کی فراہمی حکومت کی ترجیحات میں شامل ہے اور یہ ہر قوم کی ابتدائی ضرورت بھی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو گورنمنٹ گرلز ہائیر سیکنڈری سکول عمرزئی میں ابھی تک امتحانی ہال کیوں نہیں بنایا گیا اور حکومت کب تک مذکورہ سکول میں امتحانی ہال بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان (وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) ضلعی ایجوکیشن آفیسر چارسدہ (فیمیل) کی رپورٹ کے مطابق اس وقت گورنمنٹ گرلز ہائیر سیکنڈری سکول عمرزئی میں دو امتحانی ہال پہلے سے موجود ہیں جو کہ طلباء کی ضرورت کو پورا کر رہے ہیں۔ تاہم مستقبل میں طلباء کی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے کسی متعلقہ سکیم میں ایک بڑے ہال کی تعمیر شامل کی جائے گی۔

15388 _ محترمہ بصیرت خان: کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ضم شدہ اضلاع میں کل کتنے پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائیر سیکنڈری سکولز ہیں اور کہاں کہاں پر واقع ہیں۔ گرلز اور بوائز کی الگ الگ ضلع وار تفصیل فراہم کی جائے؛

(ب) ان سکولوں میں کل کتنے سکولز کھلے ہیں اور کتنے بند ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؛

(ج) حکومت ضم شدہ اضلاع میں مزید نئے سکولز کون کونسے اضلاع میں اور کب تک تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان (وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) ضم شدہ اضلاع میں کل 6353 پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائیر سیکنڈری سکولز ہیں۔ گرلز اور بوائز کی ضلع وائز تفصیل لف ہے۔(1)۔

(ب) ان 6353 سکولز میں 6212 سکولز کھلے ہیں اور 141 سکولز بند ہیں۔ بند سکولوں کی تفصیل لف ہے(11)۔

(ج) حکومت ضم شدہ اضلاع میں مزید 443 نئے سکولز تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جن میں پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائیر سیکنڈری سکولز شامل ہیں جو کہ 30 جون 2024 کو مکمل ہو جائیں گے۔ تفصیل لف ہے(111)۔

(لف شدہ تفصیلات ایوان کو فراہم کی گئیں)

15538 _ جناب سراج الدین: کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ رواں مالی سال 22-2021 کے بجٹ میں ضم شدہ اضلاع میں Early Child Education Programme کے تحت 10000 ماڈل کلاس رومز کی تعمیر اور فرنیچر کی فراہمی کے لئے اربوں روپے رکھے گئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت نے اب تک سابقہ قبائلی اضلاع کے کتنے سکولوں میں Early Child Education کے کلاس رومز تعمیر کئے ہیں اور کتنے سکولوں کو کتنی مالیت کا فرنیچر فراہم کیا ہے، اس کی ضلع وار تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان (وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) مالی سال 22-2021 کے بجٹ میں ضم شدہ اضلاع میں کل 733 Early Child Education کے ماڈل کلاس رومز کے لئے سامان فراہم کیا گیا۔ (فہرست (i) لف ہے) جس کی کل مالیت "263.880 M" ہے۔

(ب) مالی سال 18-2017 میں ADP No.361/191315 میں 100 Early Child Education کے ماڈل کلاس رومز کی تعمیر جاری ہے جو کہ اس سال مکمل ہو جائیں گی۔ اس پر کل "198.50 M" روپے لاگت آئے گی۔ (فہرست (ii) لف ہے)۔

اس کے علاوہ مالی سال 21-2020 میں 100 Early Child Education کے ماڈل کلاس رومز کا سامان (فرنیچر) فراہم کیا ہے جس پر کل "36.20 M" روپے لاگت آئی ہے۔ فہرست (iii) لف ہے۔

15558 _ جناب سردار حسین: کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ میں کل کتنے مکتب سکولوں کو بند کیا گیا ہے، سکولوں کی تعداد ضلع وائز فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان (وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) صوبہ میں کل 40 مکتب سکولوں کو مختلف پرائمری سکولوں میں ضم کیا گیا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

ضلع	ضم شدہ سکولز
بٹگرام	2
کولئی پالس کوہستان	1
دیر بالا	7
دیر پائیں	1

1	ہری پور
8	مانسہرہ
5	شانگلہ
1	سوات
2	لکی مروت
3	لوئر کوہستان
7	اپر کوہستان
2	صوابی

اراکین کی رخصت

<u>جناب مسند نشین</u>: Item No.3. Leave applications محترمہ عائشہ بانو 9 دن کے لئے 26 جولائی تا 3 اگست؛ جناب عبدالکریم آج کے لئے 26 جولائی؛ جناب بلاول آفریدی آج کے لئے 26 جولائی؛ جناب محب اللہ خان آج کے لئے 26 جولائی؛ جناب میر کلام خان آج کے لئے 26 جولائی؛ مولانا ہدایت الرحمان آج کے لئے 26 جولائی؛ سردار محمد یوسف زمان آج کے لئے 26 جولائی؛ جناب شہرام ترکئی آج کے لئے 26 جولائی؛ جناب انور زیب خان آج کے لئے 26 جولائی؛ جناب انور حیات آج سے اختتام اجلاس 26 جولائی؛ جناب فہیم احمد آج کے لئے 26 جولائی؛ جناب محمد نعیم آج کے لئے 26 جولائی؛ محترمہ امینہ محسود آج کے لئے 26 جولائی؛ جناب اکبر ایوب خان آج کے لئے 26 جولائی؛ محترمہ ماریہ فاطمہ آج کے لئے 26 جولائی؛ حاجی قلندر خان لودھی آج کے لئے 26 جولائی؛ جناب نذیر احمد عباسی آج کے لئے 26 جولائی؛ جناب اقبال وزیر آج کے لئے 26 جولائی۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

<u>Mr. Chairman</u>: The ‘Ayes’ have it. Leave is granted.

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

<u>Mr. Chairman</u>: Item No .7, ‘Call Attention Notices’: Mr. Ahmad Kundi , MPA to please move his Call Attention Notice No. 2461in the House, (Lapsed). Ms. Rehana Ismail, MPA to please move her Call Attention Notice No. 2462 in the House.

محترمہ ریحانہ اسماعیل: شکریہ جناب سپیکر۔ میں وزیر برائے محکمہ اعلیٰ تعلیم کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں، وہ یہ کہ یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی پشاور اپنی بدانتظامی اور نااہلی کی وجہ سے سینکڑوں فارغ التحصیل طالب علموں کو ڈگریاں جاری کرنے سے قاصر ہے جبکہ طلباء نے کئی مہینے پہلے مکمل فیس جمع کرائی ہے جس کی متعلقہ بینک سے تصدیقی مراسلہ مذکورہ یونیورسٹی کو موصول ہو چکا ہے۔ نیز ان طلباء کے ساتھ اعلیٰ رسیدیں، اصلی رسیدیں بھی موجود ہیں لیکن مذکورہ یونیورسٹی ان طالب علموں کو مختلف حیلوں بہانوں سے ٹرخا رہی ہے اور ان کو دوبارہ مکمل فیس جمع کرانے پر مجبور کر رہی ہے جو کہ ان طلباء کے ساتھ ناانصافی ہے۔

جناب سپیکر، اس میں زیادہ ترPhD اورM.Phil کے سٹوڈنٹس ہیں۔ ظاہر ہے سب کو پتہ ہے کہ کتنے سال لگتے ہیں Study میں اور ان کے Research میں اور انہوں نے اپنی ڈگریوں کے لئے فیسیں جمع کرائی ہیں لیکن بینک نے وہ رقم یونیورسٹی کو ٹرانسفر نہیں کی اور یہ سلسلہ آج سے نہیں 2010 سے یہ سلسلہ جاری ہے۔ ظاہر ہے اس میں بینک تو ملوث ہے ہی لیکن میں سمجھتی ہوں کہ یونیورسٹی انتظامیہ اور اکاؤنٹس والے یا تو ان کیساتھ ملے ہوئے ہیں یا سو رہے ہیں کہ ابھی تک ان کو یہ پتہ نہیں ہے کہ ان کے ساتھ جو رسیدیں ہیں انکو Check کریں کہ یہ رقم انکے پاس کیوں نہیں ہے۔ ایک طرف تو یہ کہتے ہیں کہ یونیورسٹیاں مالی بحران کا شکار ہیں اور دوسری طرف انکو اپنے اکاؤنٹس کو Check کرنے کا بھی پتہ نہیں ہے۔ تو منسٹر صاحب سے میری ریکویسٹ ہے کہ اس بینک کے خلاف بھی کارروائی ہونی چاہیئے اور یونیورسٹی انتظامیہ اور اکاؤنٹس کے خلاف بھی کارروائی ہونی چاہیئے۔ ان طلباء کے ساتھ یہ ناانصافی کیوں ہو رہی ہے کہ ان کو دوبارہ فیسیں جمع کرنے کے لئے کہا جارہا ہے بلکہ ان کی ڈگریاں Issue کرنی چاہیئے۔ ان کے اتنے سال ضائع ہوئے ہیں اور ان سے دوبارہ یہ مطالبہ سراسر ناانصافی اور زیادتی ہے۔

Mr. Chairman: Okay okay. Concerned Minister, please

جناب کامران خان بنگش (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): Thank you Mr. Chairman۔ بہن نے جو Issue raise کیا ہے یہ سٹوڈنٹس میرے آفس بھی آئے تھے اور ان کے جو چند سٹوڈنٹس ہیں جن کو ڈگریاں نہیں ملیں جن کے بارے میں یہ بات کر رہی ہیں۔ ان کا کیس ہم نے Thoroughly check کیا ہے۔ آپ کو پتہ ہے مسٹر چیئرمین کہ یونیورسٹیاں خود مختار ہیں ان معاملات میں، مالی خود مختاری بھی ہے انتظامی خود مختاری بھی ہے تو یہ Directly KP government کے نہ خزانے میں یہ پیسے آتے

ہیں نہ خزانے سے ان سٹوڈنٹس کو ڈگریاں جو ہیں وہ Verify کر کے ملتی ہیں۔ اس میں مسٹر چیئر مین، جو بنیادی مسئلہ ہے وہ سٹوڈنٹس نے جو فیس جمع کرائی ہے وہ سسٹم میں Show نہیں ہو رہیں کہ آیا انہوں نے یہ فیس یونیورسٹی میں جمع کرائی ہے، بقول ان سٹوڈنٹس کے کہ ان سے وہاں کے بینک کے جو لوگ تھے انہوں نے پیسے لئے ہیں، Net cash ان سے لیا ہوا ہے اور یونیورسٹی کے اکاؤنٹس میں وہ Show نہیں ہو رہا ہے۔ تو ان کا Claim یہ ہے سٹوڈنٹس کا کہ یہ پیسے ہم نے دیئے ہوئے ہیں، یونیورسٹی کے ریکارڈ میں جو سٹوڈنٹس فیس جمع کرا دیتا ہے وہ جو Slip وہ جمع کرا دیتے ہیں وہ پھر سسٹم میں Show ہوتا ہے کہ ان کی طرف سے پیسے جمع ہوئے ہوئے ہیں اور اس کے Against ان کو ڈگریاں Issue ہوتی ہے، تو جیسے انہوں نے ہماری بہن نے بات کی کہ یونیورسٹی کی مالیاتی جو پورا سسٹم ہے آپ کو پتہ ہے کہ Already جو انجینئرنگ یونیورسٹی ہے وہ مالی بحران کا شکار ہے اور یہی ان کی فیس کے پیسے، ان کے ڈگری کے پیسے، ان کے Affiliated Institutes کے پیسے، انہی سے یونیورسٹی کی تنخواہیں اور اس طرح کے اور معاملات جو ہیں وہ چلتے ہیں۔ تو یونیورسٹی کے سسٹم میں وہ Show نہیں ہو رہا۔ جو سٹوڈنٹس ہیں انہوں نے وہ پیسے کچھ Individuals کو دیئے ہوئے ہیں بقول ان سٹوڈنٹس کے، اب ان Individuals کے اوپر ڈیپارٹمنٹ نے کیا ایکشن لیا ہوا ہے تو مسٹر چیئر مین، ہم نے اینٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ جو صوبائی حکومت کا ادارہ ہے اور پراونشل انسپکشن ٹیم وہ اس کو Inquire کر رہے ہیں کہ جو متعلقین ہیں جنہوں نے یہ پیسے لئے ہوئے ہیں ان سے، ان کے خلاف ایکشن لیا جائے۔ تو وہ ہم کر رہے ہیں، اس کے اوپر باقاعدہ طور پر انکوائری ہے اور وہ بہت جلد رپورٹ ہمیں جمع کرا دیں گے۔ یہ Issue مجھے تقریباً ڈیڑھ سے دو مہینہ پہلے رپورٹ ہوا تھا کہ وہ سٹوڈنٹس کہہ رہے تھے کہ ہم نے پیسے جمع کرائے ہوئے ہیں اور بینک کے پاس بھی وہ ریکارڈ نہیں ہے۔ تو انہوں نے جو پیسے ہے وہ Individuals کے پاس جمع کرائے تھے یعنی کسی شخص کو آپ نے پیسے دے دیئے اور وہ شخص بینک میں جمع نہ کرائے تو وہ نہ یونیورسٹی کے ریکارڈ میں Show ہو رہا ہے نہ وہ بینک کے ریکارڈ میں Show ہو رہا ہے تو یہ بات، ان کا یہ Issue students کا Genuine لگتا ہے کہ انہوں نے ان سے شاید کسی Individual نے پیسے لئے ہیں تو اس کے اوپر Already جو ہے پراونشل انسپکشن ٹیم بھی انکوائری کر رہی ہے اور اینٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ بھی کر رہی ہے۔ بہت شکریہ۔

<u>جناب مسند نشین</u>: جی میڈم۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: جناب، میں تو یہی کہہ رہی ہوں کہ انکوائری ہونی چاہیئے لیکن قصوروار سٹوڈنٹس نہیں ہیں وہ رسیدیں انہوں نے مجھے بھی لا کے دی ہیں اگر منسٹر صاحب کہتے ہیں میں ان کو دے دیتی ہوں۔ انہوں نے یہی کہا ہے کہ بینک والے تین تین رسیدیں Issue کرتے ہیں، بینک والے کے پاس بھی ہوتی ہیں، ان کو بھی دیتے ہیں اور انہوں نے یونیورسٹی میں بھی جمع کرائی ہے مگر اس کے باوجود ان سے دوبارہ فیسوں کی ڈیمانڈز سراسر ناانصافی ہے۔ ان کا ٹائم قیمتی ہے ان کو آپ ڈگریاں Issue کریں، انکوائری ضرور کریں، اس پہ آپ کو کتنا ٹائم لگتا ہے وہ کریں۔ ان کے پاس رسیدیں یہ ہیں اگر منسٹر صاحب کہتے ہیں میں رسیدیں ان کو دے دیتی ہوں۔

جناب مسند نشین: میڈم! منسٹر صاحب نے کہا ہے رسیدیں لیکن Individual نے دی ہے نہ بینک میں اس کا ریکارڈ ہے نہ اس کا یونیورسٹی میں ریکارڈ ہے۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: جناب! بینک ملوث ہے، بینک میں ہی یہ Issue ہے-----

جناب مسند نشین: اس پہ انکوائری کر رہی ہے حکومت-----

محترمہ ریحانہ اسماعیل: بینک نے جو کچھ بھی کیا ہے بینک کے اندر ہی ہوا ہے تو میں تو یہی کہہ رہی ہوں۔

جناب مسند نشین: جی منسٹر صاحب۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: مسٹر چیئرمین، جیسے میں نے بات کی یونیورسٹی ان معاملات میں خود مختار ہے، یونیورسٹی کی اپنی Bodies ہیں، میں ان کو In-writing بھی دے دوں تو وہ وہ فیصلہ نہیں کر سکتی جب تک ان Bodies کے پاس بات نہیں جاتی۔ میں ان کی معلومات کے لئے اور اس ہاؤس کی معلومات کے لئے بتا دیتا ہوں کہ فنانس اینڈ پلاننگ کمیٹی ہے یونیورسٹی کی، وہ ان معاملات کو دیکھتی ہے جس میں ہائیر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کا صرف ایک Nominee ہوتا ہے باقی سارے وہاں یونیورسٹی کا Treasurer ہوتا ہے، اس میں پروفیسرز ہوتے ہیں، اس میں Deans ہوتے ہیں، وہ یہ فیصلے کرتے ہیں۔ تو یہ Issue مجھ سے Related نہیں ہے بلکہ یہ یونیورسٹی کے وہ Syndicate میں جائے گا، اس کے بعد Syndicate نے یہ Statutes جو ہیں یونیورسٹی کے یہ Approve کئے ہوئے ہیں۔ ان Statutes میں ہیں کہ جب تک یہ Record reconcile نہیں ہوتا آپ ڈگری نہیں Issue کر سکتے۔ تو میں ان کو یہ Assurance دیتا ہوں کہ ہم انکوائری کو Expedite کریں گے اور جو Concerneds ہیں ان کے خلاف ہم ایکشن ضرور لیں گے لیکن یہ فیصلہ میری سطح پر نہیں ہو سکتا، یہ یونیورسٹی کے جو Forums ہیں

وہ Decide کریں گے جو خود مختاری ہے ان کی وہ یہ فیصلہ کریں گے۔ تو ہم صرف یہ کر سکتے ہیں کہ As soon as possible اس انکوائری کو Dispose off کر لیں اور جو متعلقین ہیں ان کے خلاف جلد از جلد ہم ایکشن لیں۔ بہت شکریہ۔

Mr. Chairman: Okay. Thank you.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب چیئر مین!۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب مسند نشین: جی میڈم۔

(اس مرحلہ پر کورم کی نشاندہی کی گئی)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کورم پورا نہیں ہے جی۔ جناب سپیکر صاحب، یہ روزانہ کا معمول ہو گیا ہے کہ ہم لوگ آتے ہیں، ہمارا بزنس ہوتا ہے اور میں یہاں سے CM تک یہ بات پہنچانا چاہتی ہوں کہ آپ کا بزنس ہے، آپ کے Bills ہیں اور آپ ہی کا یہ سارا بزنس ہے۔

جناب مسند نشین: جی میڈم کورم پوائنٹ آؤٹ ہو چکا ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جی کورم پوائنٹ آؤٹ ہو چکا ہے جناب سپیکر، اور یہ روزانہ کا معمول ہے۔

جناب مسند نشین: ٹھیک ہے ٹھیک ہے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب مسند نشین: 26، دو منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائیں۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب مسند نشین: جی گنتی او کرئ، گنتی او کرئ۔

(اس مرحلہ پر سیکرٹری اسمبلی نے گنتی کروائی)

جناب مسند نشین: 38،38۔

(تالیاں)

Mr. Chairman: Item No. 8 & 9 is deferred as requested by the Minister for Elementary & Secondary Education.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا اپرنٹس شپ مجریہ 2022 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Chairman: Item No 10: 'Consideration of Bill': The Special Assistant to Chief Minister for Industries, to please move that the

Khyber Pakhtunkhwa, Apprenticeship Bill, 2022 may be taken into consideration at once.

Mr. Shaukat Ali Yousafzai (Minister for Labour, Culture & Parliamentary Affairs): Mr. Speaker! On behalf of honourable Chief Minister, I move that the Khyber Pakhtunkhwa, Apprenticeship Bill, 2022 may be taken into consideration at once.

Mr. Chairman: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Apprenticeship Bill, 2022 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 20 of the Bill, since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 1 to 20 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 20 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 20 stand part of the Bill, Preamble and Long Title also stand part of the Bill.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا اپرنٹس شپ مجریہ 2022 کا پاس کیا جانا

Mr. Chairman: Item No 11, 'Passage Stage': The Special Assistant to Chief Minister for Industries, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Apprenticeship Bill, 2022 may be passed.

Minister for Labour, Culture & Parliamentary Affairs: On behalf of the honourable Chief Minister, I intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Apprenticeship Bill, 2022 may be passed.

Mr. Chairman: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Apprenticeship Bill, 2022 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

(Applause)

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا محفوظ انتقال خون پراجیکٹ (فیز۔ٹو) ایمپلائز

(ریگولرائزیشن آف سروسز) مجریہ 2022 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Chairman: Item No 12: 'Consideration of Bill': Minister for Health, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Safe Blood Transfusion Project (Phase-II) Employees (Regularization of Services) Bill, 2022 may be taken into consideration at once.

Mr. Kamran Khan Bangash (Minister for Higher Education): Thank you Mr. Chairman! I intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Safe Blood Transfusion Project (Phase-II) Employees (Regularization of Services) Bill, 2022 may be taken into consideration at once.

Mr. Chairman: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Safe Blood Transfusion Project (Phase-II) Employees (Regularization of Services) Bill, 2022 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. Amendment in Clause 1 of the Bill: Ms. Yasmeen Orakzai, MPA, to please her amendment in Clause 1 of the Bill.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، ما سره Amendment نشته۔۔۔۔

(مداخلت)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: بنه اضافی فهرست کښې دی کنه۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر! ما له په پوائنټ آف آرډر باندې د خبرې موقع را کړئ ډیره ضروری مسئله ده۔

جناب مسند نشین: در کومه۔۔۔۔

(مداخلت)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نشته ما سره بنه دا دے۔

Ms. Nighat Yasmeen Orakzai: I, Nighat Yasmeen Orakzai, MPA to move that in Clause 1, for sub-clause (3), the following may be substituted, namely,-

"(3) It shall come into force at once and shall be deemed to have taken effect from the 30th day of June, 2022."

سر، اس کا میں چھوٹا سا آپ کو ذرا تھوڑا سا اس میں بتادوں۔ مجھے پتہ ہے کہ شاید یہ میرے ساتھ Agree نہیں کریں گے کیونکہ مجھے کل تیمور جھگڑا کا پتہ ہے لیکن جناب سپیکر صاحب، یہ Safe Blood Transfusion Project (Phase-1) کا قیام جو ہے وہ 2019 میں ہوا تھا جس میں Regional Blood Centers جو پشاور کے تھے ان کے تمام ملازمین کو آپ لوگوں نے ریگولرائز کر دیا۔ اب اس پراجیکٹ کے فیز ٹو میں ایبٹ آباد، سوات اور ڈی آئی خان کے سنٹرز بنائے گئے۔ حکومت نے 12th April 2022 کو Cabinet اجلاس میں ان سنٹرز کے ملازمین کو ریگولر کرنے کی تجویز دی، تمام Formalities پوری کرنے کے بعد 8 جون 2022 کو یہ بل اسمبلی میں آیا اور 18th July 2022 کو ایوان میں پیش کیا گیا۔ فیز ٹو کے تمام ملازمین کی 30 جون 2022 کو مدت ملازمت پوری ہو رہی ہے۔ لہذا اس بل میں ترامیم کر کے اسے 30th June 2022 سے عمل میں لایا جائے۔ تو جو بھی جواب دینا چاہتا ہے وہ دے دیں لیکن مجھے پتہ ہے کہ یہ آپ Accept نہیں کریں گے۔

<u>جناب مسند نشین</u>: جی منسٹر صاحب۔

<u>جناب کامران خان بنگش (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم)</u>: سر، نگہت بی بی کے ساتھ کل اس پہ بات ہوئی پھر ان کے سامنے میں نے تیمور جھگڑا کو بات کی، اس میں یقینی طور پر کوئی Technicality ہے وہ ابھی ہم نے بھی Discuss کیا، میں اس فلور پہ نہیں کہنا چاہتا لیکن میری ریکویسٹ ہے اپنی بڑی بہن سے کہ وہ اس کو Withdraw کر لیں اور اس کو ہم As it is کیونکہ بڑا ان کو Favour ہے کہ ریگولرائزیشن ہو رہی ہے تو میرے خیال میں اس Process کو ہم چلا لیتے ہیں اور یہ اپنی Amendment withdraw کر دیں پلیز۔

<u>جناب مسند نشین</u>: جی میڈم!

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: جناب سپیکر صاحب، جب چھوٹا بھائی بڑی بہن کو یہ بات کرتا ہے تو بڑی بہن ہمیشہ چھوٹے بھائی کا خیال رکھتی ہے تو Amendment کو Withdraw کرتی ہے اور ریگولرائزیشن میں ہمیشہ سے نگہت اورکزئی جو ہے تو ریگولرائزیشن کے حق میں رہی ہے۔ میرا دوست جو ہے وہ شوکت یوسفزئی صاحب میں اس کی بھی بڑی قدر کرتی ہوں اور میں جب بھی وہ مجھے کہتا ہے کہ یہ

Amendment یا یہ سوال سے آپ مطمئن ہو جائیں تو حالانکہ اس میں بڑی پیچیدگیاں ہوتی ہے لیکن میں اس سے پھر بھی مطمئن ہو جاتی ہوں تو میں نے یہ Withdraw کر لی ہے-----

Mr. Chairman: Thank you.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کیونکہ ریگولرائزیشن بل ہے اور ریگولرائزیشن کی ہمیشہ ہم پاکستان پیپلز پارٹی لوگوں کو روزگار دینے کا نام ہے روزگار چھیننے کا نام نہیں ہے۔

Mr. Chairman: Now, the question before the House is that the original Clause 1 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. Original Clause 1 stands part of the Bill. Clauses 2 to 7 of the Bill: Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 2 to 7 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 2 to 7 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. Clauses 2 to 7 stand part of the Bill. Preamble and Long Title also stand part of the Bill.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا محفوظ انتقال خون پراجیکٹ (فیز۔ٹو) ایمپلائز (ریگولرائزیشن آف سروسز) مجریہ 2022 کا پاس کیا جانا

Mr. Chairman: Item No. 13, 'Passage Stage': Minister for Health, to please move that The Khyber Pakhtunkhwa, Safe Blood Transfusion Project (Phase-II) Employees (Regularization of Services) Bill, 2022 may be passed.

Minister for Higher Education: Thank you Mr. Chairman! I intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Safe Blood Transfusion Project (Phase-II) Employees (Regularization of Services) Bill, 2022 may be passed.

Mr. Chairman: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Safe Blood Transfusion Project (Phase-II) Employees (Regularization of Services) Bill, 2022 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

تحریک التواء نمبر434 پر قاعدہ73 کے تحت تفصیلی بحث

Mr. Chairman: Item No. 14, 'Discussion on Adjournment Motion No. 434' of Ms. Nighat Yasmeen Orakzai, MPA under rule 73 of Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure & Conduct of Business Rules, 1988. Mr. Khushdil Khan MPA.

(Interruption)

جناب مسند نشین: آپ نے بحث کی ہے اس پہ، تو خوشدل خان، مسٹر میر کلام۔۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب مسند نشین: جی ہاں۔ مسٹر میر کلام، مس بصیرت خان ایم پی اے، مس نعیمہ کشور ایم پی اے، مسٹر نثار احمد ایم پی اے۔

ایک آواز: سر! وہ کھڑی ہیں۔

جناب مسند نشین: نعیمه کشور شته دے جی بنه جی Mam د Counting time کښې اووته نو۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔

جناب مسند نشین: کورم ټائم کښې وتې وه۔ جی میډم!

محترمہ نعیمہ کشور خان: شکریہ سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، تحریک التواء ہمارے جو اسمبلی رولز ہیں ان میں سب سے مضبوط اور سب سے اہم Tool سمجھا جاتا ہے۔ جب کوئی ممبر تحریک التواء لاتا ہے تو اس کا بڑا سنجیدہ Issue ہوتا ہے، اہم Issue ہوتا ہے اور ہاؤس کی سنجیدگی چاہتا ہے، سننے کے لئے بھی، توجہ دلانے کے لئے بھی، ہاؤس کا بھی، ڈیپارٹمنٹ کا بھی اور چاہتا ہے کہ اس پہ عمل بھی ہو لیکن جب بھی ہماری تحریک التواء ہوتی ہے تو ایسا ماحول بن جاتا ہے کہ اس کو جس انداز سے ہم لاتے ہیں تو اس کی کوئی ضرورت پھر وہ محسوس نہیں ہوتی، میں اس کی وجہ آپ کو بتا دوں۔ میں پانچ سال قومی اسمبلی میں رہی، پانچ سال قومی اسمبلی میں کوئی ایک تحریک التواء بھی منظور نہیں ہوئی، اس سے آپ اندازہ لگائیں کہ کیوں وہ لوگ نہیں لیتے، ان کو اندازہ ہے کہ تحریک التواء کا مطلب کیا ہوتا ہے، تحریک التواء کی سنجیدگی کیا ہوتی ہے؟ تحریک التواء وہ Tool ہے کہ جب تحریک التواء منظور ہو جاتی ہے تو پھر سپیکر کے پاس اختیار نہیں ہوتا ہے

کہ وہ ہاؤس کو Adjourn کر سکے کیونکہ دو گھنٹے آپ کو اس پہ بحث کرنی پڑتی ہے۔ آج میں بھول چکی ہوں کہ کیا تحریک التواء ہے، کس چیز پہ ہمیں بحث کرنی ہوتی ہے؟ تو میرے خیال میں اگر یہ سنجیدگی ہے، یہ ہماری تحریک التواء کا حال ہے اور یہ ہمارے ہاؤس کا حال ہے۔ اگر آج میں بات بھی کروں تو اس کا کیا فائدہ ہے؟ تو میرے میں میرا تو وہ Tempo بھی خراب ہو گیا ہے جس Tempo پہ میں نے اس کے لئے نام دیا تھا کہ کس انداز سے میں نے بات کرنی ہے، کیونکہ مجھے یاد ہے کہ مجھے اچھا لگا تھا اس وقت جب یوسفزئی صاحب ہمارے آنریبل منسٹر صاحب نے بات کی تھی کہ اس تحریک التواء کو آپ نے لینا ہے، اس انداز سے ہم نے اس کو شوکت یوسفزئی صاحب نے جب اس وقت کہا تھا کہ آپ اس کو اس انداز سے لیں کہ As a whole آپ اس پہ امن وامان کی صورتحال پہ بات کریں، تو مجھے اچھا لگا تھا کہ ہم صوبے کی جو As a whole امن وامان کی صورتحال ہے اس پہ بات کریں گے، اچھی تجاویز دیں گے اور صوبے میں اب ایک دفعہ پھر ہم جو بگڑتی ہوئی صورتحال ہے، اس طرف جارہے ہیں، اس کو روکا جاسکے کیونکہ ہمارے لئے یہ ایک تشویشناک بات ہے، جو اس حکومت کی میں Vision دیکھ رہی ہوں کیونکہ اس حکومت کا Vision ہے کہ اس صوبے کو ایک، جو اس صوبے کو وہ چاہ رہے ہیں کہ ایک ٹورازم کے طور پر لے لیں۔ میں توجہ چاہوں گی منسٹرز صاحبان کی نگہت اورکزئی صاحبہ سے میری درخواست ہو گی کہ وہ تھوڑا ہمیں منسٹرز صاحبان اگر سن لیں کیونکہ اگر اس گورنمنٹ کا Vision ہے کہ اس صوبے کو As a Tourism----

<u>جناب مسند نشین:</u> کامران بنگش نوٹ کر رہا ہے وہاں آپ کے جو-----

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان:</u> اس صوبے کو As a Tourism صوبہ لے لیں اور اس صوبے کو زیادہ ٹورازم کے طور پر پیش کرنا چاہ رہے ہیں اور اگر یہاں پہ امن وامان کی صورتحال خراب ہو گی تو میرے خیال میں ہم اس لحاظ سے ترقی نہیں کر سکیں گے۔ تو میں اس کے لئے Basic tool ہمارا ہو گا کہ اپنے صوبے کی امن وامان کے لئے جو ہم نے اتنی قربانیاں دی تھیں ہمارے صوبے نے، جو ہمارے ملک نے، جو ہمارے لوگوں نے اتنا کیونکہ Suffer ہمارا صوبہ بہت زیادہ ہوا تھا امن وامان کے حوالے سے، تو میرے خیال میں بہت ضروری ہے کہ ہمارے صوبے کی سب سے بہتر جو First priority ہو گی وہ یہ ہو گی کہ یہاں کی امن وامان کی صورتحال کو ہم بہتر کریں جو یہاں اس تحریک التواء کا جو Basic point تھا وہ یہ تھا کہ یہاں پہ بچیوں کے ساتھ جو پے در پے زیادتیوں کے واقعات ہو رہے ہیں اس پہ ہم قابو پا سکیں۔ میرے خیال میں ہم نے قوانین کی طرف بھی توجہ دی، ہم نے کمیٹیاں بھی بنائیں لیکن جو اہم Issue ہے وہ ان قوانین کی

کی طرف ہے کہ ان کی Implementation نہیں ہو رہی۔ یہاں پہ جو بھی Implementation Issue آتا ہے میڈیا کی طرف سے جتنے دن ان کی Coverage ہوتی ہے وہ میڈیا میں یا سوشل میڈیا میں جتنا Highlight ہوتا ہے اتنے دن وہ In picture ہوتا ہے، ہماری اس کی طرف توجہ ہوتی ہے پھر ہم وہ بھول جاتے ہیں کہ اس کا کیا بنا؟۔ میں صرف ایک کیس کا حوالہ دوں گی۔ عاصمہ کیس ہوا تھا مردان میں، افسوس کے ساتھ مجھے بہت زیادہ دکھ کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس بچی کا جنازہ میرے حجرے میں ہوا تھا، میں نے اپنے آنکھوں سے اس بچی کو دیکھا تھا، میں نے اس گھر کی حالات کو دیکھا تھا کہ اس بچی کو پیچھے مڑ کے کسی نے نہیں دیکھا، بہت لڑ جھگڑ کر بیت المال سے میں نے اس کے لئے کچھ رقم Arrange کی لیکن اس بچی کو پھر پیچھے مڑ کے کسی نے نہیں دیکھا کہ اس کا حال کیا ہوا، اس کے گھر والوں کو ادھر سے Shift ہونا پڑا وہ ادھر رہنے کے قابل نہ ہوئے لیکن پھر کسی نے پیچھے مڑ کے نہیں دیکھا کہ اس گھر کا کیا بنا، اس لوگوں کا کیا بنا؟ آج بھی ہم ذکر کرتے ہیں کہ عاصمہ کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے لیکن کسی نے پھر بعد میں اس کا نہیں پوچھا کہ ان کے ساتھ کیا ہوا؟ تو جتنا دن وہ میڈیا میں ہوتا ہے ہم اس کی طرف توجہ دیتے ہیں میڈیا سے ہٹ جائے پھر ہم اس کا نہیں پوچھتے۔ تو میرے خیال میں ہمیں ان Cases کی طرف سنجیدگی کی طرف توجہ دینی ہو گی، جتنے ہمارے Laws ہیں ہمیں اس کی Implementation کی طرف توجہ دینی ہو گی، ہم نے Child Commissions بہت سارے بنائے ہیں، ہم نے Women Commissions بنائے ہیں لیکن Funding ان کی کدھر ہے، Child Commission کی Funding کدھر ہے؟ میں نے بجٹ میں بھی اس پہ بات کی تھی کہ ہم نے ان کو Funding کدھر کتنی رکھی ہے؟ ہمیں اس کی Funding بھی کرنی ہو گی۔ یہاں پہ وہ آج میں اخبارات میں پڑھ رہی تھی کہ کچھ Cases جو ہیں بچیوں کے ساتھ یا بچوں کے ساتھ ہوئے ہیں کچھ، DNAs کی رپورٹس آئیں گے تب اس کے فیصلے ہوں گے۔ DNA ہم کدھر سے کریں گے؟ پھر ہمیں پنجاب پہ Realize کرنا ہمیں پنجاب کی طرف دیکھنا پڑے گا، ہمیں ادھر Cases دیکھنے بھیجنے پڑیں گے۔ ہم نے بجٹ رکھا تھا کہ ہم اس کے لئے زمین خریدیں گے، پچھلے بجٹ میں ہم نے رقم رکھی تھی، ہوم ڈیپارٹمنٹ سے ہمیں پوچھنا چاہیئے کہ آج تک اس فنڈ کو خرچ کیا ہے، زمین خریدی گئی ہے، Lab تو بعد میں بنے گی ابھی تک وہ زمین ہی نہیں خریدی گئی۔ تو میرے خیال میں ہمیں ان چیزوں کو فنڈ تو ہم رکھ دیتے ہیں پھر ہم پوچھتے نہیں ہے کہ کیا بنا اس کا؟ فنڈ ہم نے اس بجٹ میں، (مداخلت) نہیں پچھلے بجٹ میں رکھا ہے اس گورنمنٹ نے

لیکن ابھی تک اس کے لئے زمین ہی نہیں خریدی گئی Lab تو بننا دور کی بات ہے۔ تو میرے خیال میں ہمیں ان Basic چیزوں کی طرف توجہ دینی ہے کہ DNA ہم کریں گے تو ہمارے پاس Lab ہی نہیں ہے، Lab کے لئے ہم نے فنڈز رکھے، ابھی ہم نے اس ہوم ڈیپارٹمنٹ کو، ہم نے زمین کے لئے پیسے رکھے ہیں لیکن انہوں نے دو سال گزر گئے ابھی تک اس کے لئے زمین ہی نہیں خریدی گئی، تو ان چیزوں کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ لاء اینڈ آرڈر کی Situation روز ہمارے لوگ شہید ہو رہے ہیں، میں نے اب پچھلے دنوں بھی بات کی ہماری جماعت کی، ہر انسان کی جان پیاری ہے، ہر جو شہری ہے، پاکستانی ہے، اس کی ذمہ داری ہے گورنمنٹ کی کہ اس کے جان و مال کی حفاظت کریں، جمعیت علمائے اسلام کے پے در پے علماء کرام شہید ہو رہے ہیں خاصکر جو ضم اضلاع ہیں ادھر شہید ہو رہے ہیں۔ پانچ سو علماء کی ہم نے قربانیاں دیں، ابھی پچھلے دنوں جو ہمارے وزیرستان میں علماء کرام شہید ہوئے، قاری سمیع الدین شہید ہوئے، قاری نعمان شہید ہوئے، ابھی تک تقریباً دس دن ہو گئے، وہ لوگ احتجاج پہ ہیں، حکومت کا کوئی نمائندہ ان سے مذاکرات کے لئے نہیں گیا، کسی نے نہیں پوچھا۔ مردان میں ہمارا جو علی جان تھا وہ شہید ہوا کسی نے نہیں پوچھا۔ تو میرے خیال میں یہ جو شہادتیں ہو رہی ہیں، جو یہ بے گناہ لوگوں کی جانیں ضیاع ہو رہی ہیں۔ مہمند میں ہمارے تقریباً پندرہ علماء شہید ہوئے لیکن کسی ایک کو بھی جو اس میں ملوث تھا کسی کی بھی گرفتاری نہیں ہوئی۔ تو اگر جو ملوث ارکان ہیں ان کو سزائیں نہیں ملیں گی، ان کو سزائیں نہیں دی جائیں گی تو میرے خیال میں ان چیزوں میں اضافہ ہو گا اور میں نے جس طرح کہا کہ اگر صوبے کو ہم نے بہتر بنانا ہے، اس صوبے کی معیشت کو ہم نے بہتر بنانا ہے، ہم نے اپنے ٹورازم کو ترقی دینی ہے، اپنے صوبے کو ترقی دینی ہے تو ہمیں اپنی لاء اینڈ آرڈر کے Situation کو بہتر کرنا ہو گا، ہم نے اپنے صوبے کی بہتر پوزیشن کو دنیا کو دکھانا ہو گا۔ تو ہم نے اپنے جو ہمارے بچیوں کے ساتھ زیادتیاں ہو رہی ہیں، جو ہمارے بچوں کے ساتھ زیادتیاں ہو رہی ہیں، اس پہ قابو پانے کے لئے ہمیں اپنے صوبے کے حالات کو بہتر بنانے کے لئے صرف فنڈز مختص کرنے نہیں ہوں گے، صرف ہمیں قوانین بنانے نہیں ہوں گے، اس پہ عملدرآمد بھی کروانا ہو گا، ہمیں اس کو Implement بھی کروانا ہو گا۔ قانون تو ہم بنا دیتے ہیں پھر اس کے By-laws نہیں بنتے وہ اسی طرح کتابوں میں پڑے رہتے ہیں۔ تو میرے خیال میں ان چیزوں پہ قابو پانے کی ضرورت ہے اور ہمیں جو ہاؤس کی سنجیدگی ہے اس کی طرف بھی توجہ دینی ہو گی۔ اگر ہمارے گورنمنٹ کے Side کا یہ حال ہو گا تو میرے خیال میں ہم پھر وقت کا بھی ضیاع کریں گے اور پیسے کا بھی

ضیاع کریں گے۔ ہم تو اپنی روایات کے امین ہیں، ہم تو کورم کی بھی نشاندہی نہیں کرتے لیکن میرے خیال میں اس طرح بھی چلنا افسوسناک ہے، اس طرف بھی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔Thank you جی۔

جناب مسند نشین: جی میڈم۔ اس کے بعد Mr. Nisar Ahamd, MPA lapsed. Miss Humaira Khatoon, MPA. Humaira Khatoon MPA, lapsed. Miss Shagufta Malik MPA. Miss Shagufta Malik, MPA lapsed. Miss Dr. Sumiara Shams, MPA

(Interruption)

جناب مسند نشین: چلیں مسز کرلیں اس کو آپ کے کہنے پہ۔

محترمہ سمیرا شمس: جی شکریہ سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، بہت ہی Important issue ہے اور میرے خیال سے 2019 میں بھی اس طرح کے Incidents بہت زیادہ ہو رہے تھے اور خواتین Parliamentarians Treasury Benches سے اور اپوزیشن سے ہم نے یہاں پہ ایک احتجاج کیا تھا، ریکارڈ کروایا تھا اور اس دن پھر سپیکر صاحب نے پورے اجلاس کا Agenda suspend کیا تھا اور Specifically اسی پہ بات ہوئی تھی اور ایک کمیٹی بنائی گئی تھی، اس کو کمیٹی سپیکر صاحب خود Lead کر رہے تھے، ہمارے اور منسٹرز صاحبان اس میں لاء منسٹر بھی تھے، سوشل ویلفیئر کے منسٹر بھی تھے، ہیلتھ منسٹر بھی تھے اور اس کمیٹی نے ایک Extensive exercise انہوں نے کی تھا، Sub-Committees اس کے Under بنائی گئی تھیں۔ ایک 2010 کا جو ہمارا Child Commission کا Act ہے Child Protection Act، اس میں کچھ Amendments propose کئے گئے تھے اور جو Voluntarily Parliamentarians تھے، اپوزیشن سے بھی تھے اور Treasury Benches سے بھی تھے۔ Amendments ہم نے Propose کی تھیں اور ایک Extensive Law بنانے کی کوشش کی گئی تھی لیکن پھر تین سال وہ Law pending بھی رہا Cabinet تک پہنچتے پہنچتے، یہ بیوروکریسی کے ہاتھوں کبھی اس میں Amendments کا کوئی Issue ہوتا تھا تو کبھی Legally اس میں کوئی Issue آجاتا تھا حالانکہ کمیٹی میں ہمارے پاس Legal experts بھی بیٹھے ہوئے تھے لیکن اس ٹائم ان چیزوں کی نشاندہی نہیں کی گئی تھی، پھر اب Recently وہ Law پاس بھی ہو چکا ہے اور جو Amendments ہم نے Propose کی تھیں، وہ بھی پاس ہوئی تھی اور ایک خوش آئند بات ہے گورنمنٹ کی طرف سے لیکن Being a legislature ہمارا کام ہے کہ ہم Legislation کریں گے، Laws بنائیں گے لیکن Implementation پھر بیوروکریسی کا کام ہے۔ اس کے ساتھ میرے خیال

سے یہ جو Child Commission کے حوالے سے Law میں Amendment کی گئی تھی۔ اس کے ساتھ ایک Domestic Violence کا Bill تھا باقی جو ہمارے Laws ہیں وہ Pending ہیں، ابھی تک Implementation phase ان کا نہیں آیا کبھی ڈیپارٹمنٹ کی Capacity پہ بات آجاتی ہے یا پھر وہ Law Department میں پھنس جاتے ہیں۔ میرے خیال سے کمیٹی اس پہ بنانی چاہیئے اس کے حوالے سے لیکن Child وہ صرف Child protection جو ہمارا Issue ہے اس پہ نظر ثانی کریں لیکن ساتھ میں جو Social Sector سے باقی Legislation ہے جیسے میں نے ابھی Domestic Violence کے حوالے سے بات کی جو ہمارے Women Commission کی کمیٹیاں ہیں وہ ابھی تک نہیں بن سکیں، وہ بھی بیوروکریسی کا کام ہے کہ Implementation کی Phase میں اگر انہیں کوئی خدشات ہیں یا کوئی رکاوٹیں آرہی ہیں تو وہ ہم سے آکے Discuss کریں لیکن میرے خیال سے چیزیں تین چار سال تک Pending کرنا اور وہ بھی صرف اسی حوالے سے کہ کبھی Law Department کے اعتراضات آجاتے ہیں یا پھر کبھی Department کی Capacity کی بات آجاتی ہے۔ تو اگر اس طرح کی ایک کمیٹی ہم بنائیں جو Social Sector کے جتنے Laws ہیں ساتھ میں یہ Child abuse کے حوالے سے کہ اس کی Implementation کو Speedup کرانے کی ضرورت ہے اور باقاعدہ سے ہاؤس اس کی Oversight کریں اور بیوروکریسی کو اس حوالے سے ایک اقدامات جاری کرے۔ ساتھ میں Child Commission کی بات ہوئی۔ Child Commission میرے خیال سے بارہ ڈسٹرکٹس میں Child Protection Commission ابھی کام کر رہا ہے اور کچھ ان کی Recruitment کے حوالے سے Issues تھے وہ بھی ابھی پورے ہوئے ہیں لیکن میرے خیال سے اگر بارہ ڈسٹرکٹس میں کام کررہا ہے اور Nearby کسی ڈسٹرکٹ میں Incident ہوتا ہے اور ان کی Access نہیں ہوتی تو یہ ساتھ میں ہمیں اس بات کو دیکھنا چاہیئے کہ اس کا جو ہمارا Child Protection Unit ہے اس کی Expansion کے لئے ہم پورے صوبے میں اس کو Expand کریں اور ہر ایک ڈسٹرکٹ میں ایک ایک Child Protection Unit ہو تو شاید ہی ہم اس طرح کے Incidents کو Tackle کرنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں اور باقی جو اس سال بجٹ تھا اس میں تیمور جھگڑا صاحب سے ہم نے ریکویسٹ بھی کی تھی، خواتین Parliamentarians نے Specifically request کی تھی کہ Child Protection Unit کو Strengthen کرنے کے لئے ان کو کافی بجٹ

چاہیئے اور وہ میرے خیال سے انہوں نے وہ بات Endorse بھی کی تھی لیکن Implementation phase پہ اگر ہم اس بجٹ کے حوالے سے کچھ ایسی تجاویز دیں کہ کس طرح سے اس کو Strengthen کرنے کے لئے جو ان کا پراونشل آفس ہے وہ ابھی تک اتنا Strengthen نہیں ہے، ان کو جو Human Resource ہے وہ اتنی نہیں دی گئی جو اس سارے چیزوں کو Tackle کر سکیں۔ تو میرے خیال میں یہ Different issues ہیں جس میں گورنمنٹ کام کر بھی رہی ہے لیکن اگر بیوروکریسی کی طرف سے یا ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے کہیں پہ کچھ Hurdle آ رہا ہے اور سب نے مل کر بیٹھنا بھی ہے، نگہت بی بی نے بھی کہا تھا کہ اس میں کمیٹی بنائی جائے لیکن اس کے ساتھ میں نے جو Recommendation دی کہ وہ کمیٹی پھر Multiple aspects کو دیکھے کہ سوشل سیکٹر یا سوشل ویلفئیر ڈیپارٹمنٹ ہے جتنے بھی قوانین ہم نے بنائے ہیں وہ Implement کیوں نہیں ہو رہیں اور اس کمیٹی کو پھر Power بھی دیا جائے کہ کس طرح سے Implementation ہم نے ان سے کروانی ہے تو وہ چیزیں اس میں دیکھی جائیں۔ بہت شکریہ۔

Mr. Chairman: Thank you.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب چیئرمین!

جناب مسند نشین: جی میڈم۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میری تحریک التواء آئی یہ بچیوں اور بچوں کے ساتھ جو جنسی زیادتی کے بعد ان کو بے دردی سے قتل کیا جاتا ہے تو میں بہت افسوس کا اظہار کرتی ہوں کہ صرف Treasury Benches سے ہماری بہن سمیرا شمس نے بات کی ہے باقی خواتین اور اپوزیشن سے انہوں نے بات کی ہے، نعیمہ کشور صاحبہ نے بات کی ہے لیکن جناب چیئرمین صاحب، اس دن تیمور جھگڑا صاحب اور لاء منسٹر صاحب، لاء منسٹر صاحب اگر میری طرف متوجہ ہوں۔ دونوں نے اس بات کی Commitment کی تھی کہ ہم اس کے لئے ایک سپیشل کمیٹی بناتے ہیں۔ تو جناب سپیکر صاحب، میں اپنی تحریک التواء نمبر 434 کے حوالے سے سپیشل کمیٹی قاعدہ نمبر 194 کے تحت چاہتی ہوں کہ کمیٹی تشکیل دی جائے تاکہ اس پر تفصیلی غور و خوض کیا جائے، حکومت اور اپوزیشن سے ممبران لئے جائیں جو کہ سنجیدہ انداز میں کیونکہ جو میری بہن نے بات کی ہے یہاں پہ Child Committee کی، تو جناب سپیکر صاحب، اس میں میں تھوڑا سا Explain کر دوں کہ جب یہ زینب کا کیس ہوا تھا قصور میں اور پھر اس کے بعد جو تین سو بچوں

کے جو Rape cases ہوئے تھے وہ بھی قصور میں ہی ہوئے تھے اور اس کے علاوہ اسلام آباد میں ایک دو سوڈھائی سو بچوں کا Rape ہوا تھا۔ اسی طرح مختلف جو Cases ہم اٹھاتے ہیں جیسے عاصمہ کی بات ہوئی مردان میں، ہم ان کے گھر فاتحہ کے لئے بھی گئے تھے اور جو حال تھا ان کا، میں بالکل نعیمہ کشور صاحبہ سے لیکن ابھی یہ متواتر جو میں نے اس دن پورے Data کے ساتھ تقریباً میں نے ایک گھنٹہ اس پہ تقریر کی ہے کہ میں نے Data آپ کو اٹھا کر دیا ہے کہ کتنے Cases میں جو ہے تو بچیوں اور بچوں دونوں کے ساتھ زیادتی کے بعد ان کو جو ہے تو پھینک دیتے ہیں اور ان کی لاش جو ہے تو وہ جس طریقے سے کوئی جانور کھا جاتا ہے اور جب وہ اپنی ماں کی گود میں یا باپ کی گود میں جاتے ہیں تو ہر آنکھ جو ہے وہ اشک بار ہوتی ہے۔ تو مہربانی کرکے یہ جو میں نے آرٹیکل کا حوالہ دیا آپ کو، قاعدہ کا حوالہ دیا ہے تو اس پہ سپیشل کمیٹی بنائی جائے تاکہ وہ اس پہ غور و فکر کر سکے اور جو Safe City ہے۔ جناب سپیکر صاحب، میں چاہتی ہوں کہ چونکہ میں اس پہ پولیس کے Behalf پہ بھی بات کرنا چاہتی ہوں کہ ہمارا Safe City بننا جو ہے تو اس پہ مجھے گارنٹی دی گئی تھی تیمور جھگڑا صاحب نے کہ Safe City کیونکہ جب ان حالات میں جب حیاء اور جو ماہ نور اور یہ جو تین سیریل قتل ہوئے تھے تین اتواروں کو، تو جناب سپیکر صاحب، جب میں نے پولیس سے بات کی تو انہوں نے کہا کہ ہم ہر گھر کے دروازوں پہ گئے اور ہم نے جب ہر دروازہ کھٹکھٹایا تو ہم نے کہا جہاں پہ کیمرے لگے ہوئے تھے کیونکہ یہ سرکاری کیمرے کہیں بھی نہیں لگے ہوئے۔ تو انہوں نے کہا اب ہمارے پاس دو دن کا Backup موجود ہے کسی دکاندار نے کہا ہمارے پاس تو Backup ایک دن کا ہوتا ہے۔ تو جناب سپیکر صاحب، میں زور دیتی ہوں اس ہاؤس میں کہ Safe City Project جو ہے وہ، میں سی ایم صاحب سے ہاتھ جوڑ کے گزارش کرتی ہوں کہ خدا کے لئے ان بچوں اور بچیوں کے قتل میں جو لوگ بھی ملوث پائے جائیں، ان کو سرعام پھانسی کی سزا دی جائے۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ Safe City جتنا ہمارے لئے Important ہے یہ راہ زنی کی واردات میں، قتل کی واردات میں، بچوں کے Rape کے سلسلے میں، بچوں کے ساتھ زیادتی کے سلسلے میں جناب سپیکر صاحب، یہ Safe City ضرور بنانا چاہیئے۔ دوسرا جب بھی کوئی بچی یا بچہ قتل زیادتی کے بعد قتل ہوتا ہے تو اس کے Forensic کے لئے ہمارے پاس جو سب سے نزدیکی Area ہے وہ ہے چار سو کلو میٹر دور لاہور۔ تو جناب سپیکر صاحب، میں سمجھتی ہوں کہ Forensic Lab کے لئے ہمیں فی الفور کہیں سے بھی پیسے، ہمیں کہیں، ہم لوگوں کو خط لکھتے ہیں European Union کو خط لکھتے ہیں، ہم دوسرے ملکوں کو خط لکھتے ہیں، ہم بھکاریوں کی

طرح جاتے ہیں۔ اگر آپ کے پیسے نہیں ہیں تو ہم بھکاریوں کی طرح Donors کے پاس جاتے ہیں کہ ہمیں Forensic Lab کے لئے پیسے دیئے جائیں کیونکہ Forensic Lab جو ہے وہ ہمارا جو ابھی تک ان بچیوں کا (result) Forensic Lab نہیں آیا یعنی تین ہفتے گزر چکے ہیں ان کے Rape کو، ان کے قتل کو لیکن ابھی تک Forensic Lab سے کوئی ہمارے پاس انفارمیشن نہیں آئی۔ اسی طرح پولیس کی جب تک آپ تنخواہیں نہیں بڑھائیں گے پولیس پہ آپ Cut کریں گے، اگر آپ ان کو پیٹرول، اگر آپ ان کے پیٹرول پہ Cut لگائیں گے-----

<u>جناب مسند نشین</u>: میڈم! اس میں Detailed آپ-----

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: جناب سپیکر صاحب!

<u>جناب مسند نشین</u>: Detailed discussion آپ کر چکی ہیں اس پہ۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: نہیں، لیکن میں دوبارہ اس لئے کرنا چاہتی ہوں کہ تاکہ جو لوگ یہاں پہ بیٹھے ہوئے ہیں کہ جناب سپیکر صاحب، جب تک آپ پولیس کو، پولیس کی کسی بھی جگہ پہ بجٹ پہ Cut لگاتے ہیں۔ اب جیسے آپ نے پیٹرول پہ آپ کی گورنمنٹ نے پیٹرول پہ Cut لگایا ہے ان کی Investigation پہ، ان کے Operational system پہ، ان کے تمام Systems jam ہو گئے ہیں۔ وہ گاڑیوں ہم کس سے مانگیں، کیا لوگوں سے مانگیں ؟-----

<u>جناب مسند نشین</u>: ٹھیک ہے میڈم۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: اور پھر ان کو Favour دیں۔ جناب سپیکر، اسی طرح پولیس کی تنخواہیں بڑھائیں پنجاب پولیس کے برابر-----

<u>Mr. Chairman</u>: Madam-----

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: وہ نہیں بڑھاتے ہیں تو ان کا کم از کم جو 660 روپے ہے مہینے کے ان کو کھانے کے ملتے ہیں سات روپے ایک کھانے پہ آتا ہے۔ مجھے بتائیں کہ کونسا کھانا سات روپے میں آتا ہے؟ ان کو دس ہزار روپے کریں۔ جناب سپیکر، اگر یہ نہیں کرتے ہیں تو خدا کی قسم میں دھرنا دے کے اس اسمبلی کے باہر بیٹھ جاؤں گی کیونکہ میری بھی بچیاں ہیں، میرے بھی بچے ہیں۔ حالانکہ وہ جوان ہیں لیکن میں اپنی قوم کے بچے اور بچیوں کے لئے جناب سپیکر صاحب، یہ نہیں چاہتی کہ ہر ماں کی گود اجڑی ہوئی میں دیکھوں۔ ہر باپ کی آنکھ جو ہے وہ میں اشک بار دیکھوں-----

<u>Mr. Chairman</u>: Okay Madam-----

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تو میں یہ آپ سے گزارش کرتی ہوں کہ Safe City Projectاور تنخواہیں یہ جوان کا-----

Mr. Chairman: Okay-----

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: Monthly allowance اور ساتھ Forensic Lab جو ہے-----

Mr. Chairman: Okay Madam-----

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: اس کا بننا بہت زیادہ ضروری ہے۔Thank youجناب سپیکر صاحب۔

Mr. Chairman: Okay Madam. Mr. Hafiz Isamuddin, MPA.

حافظ عصام الدین: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسًا فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب، یہ مذکورہ تحریک التواء جو کہ ایک گیارہ سالہ لڑکی کی لاش ریلوے کالونی پشاور صدر سے ملی ہے اس حوالے سے پیش ہوئی ہے لیکن (مداخلت) ہاں تین بچے ہیں جس میں بچے اور بچیاں ہیں جن کی لاشیں ملی ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، تو یہ واقعات کئی سالوں سے اس طرح ہو رہے ہیں اور مختلف صوبوں سے مختلف اوقات ایسے واقعات کا سامنا ہے، سامنے آ رہے ہیں۔ اس حوالے سے یہاں تحریک التواء ہر بندہ اپنا Point of view رکھتا ہے لیکن ہم مسلمان ہیں، ہم پھر ایک ایسا ملک جو اسلام کے نام پر ہم نے بنایا ہے اور ہمارا آئین بھی ہم کہتے ہیں کہ قرآن و حدیث کی روشنی میں ہی ہمارے یہاں آئین بنے گا اور آئین بنا ہوا ہے۔ اس لئے سب سے پہلے ہمیں اپنے قومی گھریلو خاندانی ملکی قومی مسائل میں ہمیں شریعت کی طرف دیکھنا ہو گا، اسلام کی طرف دیکھنا ہو گا، قرآن و حدیث کی طرف دیکھنا ہو گا کہ قرآن اس کا ہمیں کیا حل بتاتا ہے، قرآن نے اس کا کیا حل تجویز کیا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، اگر ہم ایک طرف دیکھیں تو اسلام میں سب سے بڑا جرم شرک کے بعد قتل شمار کیا گیا ہے۔ قرآن میں اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں "مَنْ قَتَلَ نَفْسًا فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا۔"، جس نے کسی ایک انسان کی جان لی گویا کہ اس نے ساری انسانیت کی جان لی اور جس کسی نے کسی ایک انسان کی جان بچائی اس نے گویا کہ ساری انسانیت کی جان بچائی۔ جناب سپیکر صاحب، تو یہ ایسے مسائل جو بچیوں کا قتل ہے، چھوٹے بچوں کا قتل ہے اور ان کو زیادتی کا نشانہ بنانا اور یا اسی طرح صنف نازک کے ساتھ جو بعض اوقات ایسے واقعات سامنے پیش آتے ہیں تو میرے خیال میں تو اس حوالے سے تو سب سے ایک بڑا سبب وہ نشہ ہے، آئس ہے۔ موجودہ دور میں مختلف قسم کے نشہ آور اشیاء کا مارکیٹ میں آنا اور ہمارے کالج یونیورسٹیوں میں اس کا

سر عام فروخت اور ہمارے جوانوں کا اس کا عادی بننا یہاں تک کہ کالج میں تو ہمارے جوانوں کے ساتھ ہماری بچیاں بھی جو کالج میں پڑھتی ہیں وہ بھی اس مرض کا شکار ہو رہی ہیں۔ تو اس حوالے سے ہمیں ان نشہ آور اشیاء کے خلاف اور نشہ آوروں کے خلاف سخت کریک ڈاؤن کرنا ہوگا، اس کے خلاف سخت قانون سازی کرنی ہوگی اور ایسے جو بچوں کی زیادتی ہے اس حوالے سے ہم قرآن وحدیث سے رہنمائی لیں۔ قرآن و حدیث میں جو سزائیں تجویز کی گئی ہیں انہی سزاؤں پر ہم عمل کریں تو ان شاء اللہ خیر ہی خیر سامنے آئے گی۔ اس کے علاوہ ایک اور چیز جس کا قرآن وحدیث نے حل تجویز کیا ہے وہ ہے وقت پر شادی۔ قرآن و حدیث کہتا ہے کہ جب بچہ بالغ ہو جائے اس کی شادی کراؤ۔ بچی بالغ ہو جائے تو اس کی شادی کراؤ۔ یہ قرآن و حدیث، ہم مسلمان ہیں قرآن وحدیث کو لانا ہوگا۔ جبکہ ایک طرف ہم ان چیزوں کا حل بھی ڈھونڈ رہے ہیں جبکہ دوسری طرف ہم اپنے ہاتھوں سے قانون سازی میں ایسی چیزیں لا رہے ہیں جن سے یہ مسائل Automatically بڑھیں گے۔ ایک طرف ہم کہتے ہیں کہ یہ مسائل نہ ہوں، یہ زیادتیاں نہ ہوں جبکہ دوسری طرف ہم کہتے ہیں یہ شادیاں کیوں جلدی ہوتی ہیں۔ شادیاں تو اگر بلوغت کے فوراً بعد آپ شادی نہیں کراؤ گے تو یہ مسائل قرآن وحدیث، ہمارا قرآن کہتا ہے، وہ ذات جس نے اس انسان کی تخلیق اپنے ہاتھوں سے کی ہے وہ ذات اس انسان کی رہنمائی کے لئے آئین دے گا۔ اس ذات نے جو آئین دیا ہے اس کو ہم لیکر ان شاء اللہ چلیں گے تو نجات پائیں گے۔ تو ایک تو میری یہ تجویز ہے کہ قرآن وحدیث یہ کہتا ہے وقت پر شادی ہو۔ دوسری یہ قرآن وحدیث نے جو رہنمائی کی ہے، یہ ہے پردہ۔ پردے کے حوالے سے قرآن وحدیث کی واضح تعلیمات ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے نبی ﷺ سے فرماتے ہیں، اپنے نبی ﷺ کی بیویوں سے " وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ"، یہ اپنے نبی ﷺ کی بیویوں کے لئے بھی یہ تعلیمات ہیں اور ساری امت کی مسلم خواتین کے لئے بھی یہ تعلیمات ہیں کہ جس طرح جاہلیت کی بے پردگی تھی، اس جیسی بے پردگی نہ ہو بلکہ قرآن پاک کیا کہتا ہے "يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ"، یہ اپنے اوپر چادر اوڑھا کریں، اپنے چہرے کو ڈھانپ لیا کریں۔ یہ بازار میں جائیں، راستے میں جائیں، گھر سے باہر نکلیں یہ پہچان جائے گی کہ یہ مسلم خاتون ہے، یہ مسلم خاندان سے تعلق رکھتی ہے۔ لہذا اس سے لوگ دور رہیں گے، پرہیز کریں گے۔ لہذا اس حوالے سے تو میری یہ تجاویز ہیں۔ ساتھ ساتھ جناب سپیکر صاحب، ایک اور عرض میں کروں گا جب یہ سارا تعلق بدامنی سے تعلق رکھتا ہے تو دوسری طرف اگر ہم دیکھیں FATA کے لئے ہم نے یہاں امن کے قیام، امن کے قیام کے لئے کتنے آپریشن کئے؟ وہاں کتنے لوگ

بے گھر ہو گئے، کتنے لوگوں نے ہجرت کی ہے اور کئی سالوں سے ہجرت کی ہے لیکن آج بھی وہاں بدامنی ہے۔ ہمیں تو یہ سمجھ نہیں آرہا ہے کہ آیا ایک بار پھر FATA کو باقاعدہ خانہ جنگی میں دھکیلا جارہا ہے۔ ابھی گزشتہ دنوں شمالی وزیرستان میں ہمارے سابقہ ایم پی اے کے Candidate امیدوار، Candidate تھے قاری سمیع الدین صاحب، اس کے ساتھ ایک اور مولانا تھے مولانا نعمان صاحب، ان دونوں کو شہید کیا گیا۔ ان کا مطالبہ کیا تھا، یہ وہاں کیا چاہتے تھے؟ وہاں صرف علاقے میں عوام کے لئے تحفظ کے قیام کا ان کا مطالبہ تھا کہ یہاں امن قائم ہو جائے۔ ہمارا مطالبہ صرف وہاں امن قائم نہ ہو پورے ملک میں امن قائم ہو، پورے ملک میں جو بیرونی سازشیں ہو رہی ہیں، یہ سازش، ان سازشوں کا روک تھام ہو سکے اور ہماری بھی یہ گزارش ہے کہ یہ FATA میں جو علماء کرام کا قتل عام ہے یا باقی بے گناہ عوام کا قتل عام ہے ان کو خدا کے لئے روکا جائے۔ باجوڑ میں ہمارے گزشتہ ایک دو سال میں دس سے پندرہ علماء کرام کو شہید کیا گیا، ان میں ہمارے سابقہ ایم این اے امیدوار بھی تھے ان کو بھی شہید کیا گیا۔ ایم پی اے کے امیدوار تھے ان کو بھی شہید کیا گیا اور بھی کئی علماء کو ٹارگٹ کیا گیا۔ جناب سپیکر صاحب، میری گزارش ہو گی کہ بچیوں کے قتل عام کے ساتھ ساتھ، بچیوں کا قتل عام، معصوم بچوں کا، معصوم بچیوں کا یہ تو بہت بڑا جرم ہے۔ قرآن میں آتا ہے جب قیامت کے دن اللہ تبارک وتعالیٰ معصوم بچی سے پوچھا جائے گا، معصوم بچی سے پوچھا جائے گا کہ کس گناہ کی پاداش میں تم قتل کی گئی تھی تو وہاں ظالم کیا جواب دیں گے؟ ساتھ ساتھ ہماری گزارش ہو گی وہاں FATA میں جو ہزاروں لاکھوں پولیس جوان بھرتی کئے گئے، ساری سیکورٹی اداروں کی توجہات وہیں پر ہیں۔ کتنی ہماری فوج وہاں پر ڈیوٹیاں سرانجام دے رہی ہے مگر اس کے باوجود اگر آج امن قائم نہیں ہوا تو ہم یہ توقع کب رکھیں گے کہ وہاں امن قائم ہو گا۔ کوئی ایک بتائے ہمیں یہ دو سال تین سالوں میں یا دس سالوں میں کہ کوئی ایک قاتل گرفتار ہوا ہو وہاں، کوئی ایک قاتل؟ ہمارا پولیس سے سوال ہے، آئی جی صاحب سے سوال ہے یہاں باقی اداروں سے سوال ہے کہ یہ جو سینکڑوں لوگ FATA میں قتل کئے گئے کوئی ایک بتائے کہ کوئی قاتل تم نے گرفتار کیا ہے، اگر نہیں کیا تو یہ تو ہم Set-up میں نہیں آئے ہم تو Set-up سے مزید دور ہوئے، کم سے کم پہلے Set-up میں تو وہاں قبائل تھے کوئی اپنے بندے کا سوچ سکتا تھا لیکن آج تو وہ چیز بھی نہیں ہے۔ تو امید ہے کہ ہماری یہ گزارشات سن کر اس پر کوئی نہ کوئی توجہ ان شاءاللہ دے گا۔ وآخِرُ الدَعوَانا أنِ ٱلحَمدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلعَـٰلَمِينَ۔

Mr. Chairman: Thank you. Mr. Inayatullah Khan MPA.

جناب عنایت اللہ: سر، میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں بار بار آپ کی توجہ چاہ رہا تھا لیکن آپ میری طرف متوجہ نہیں تھے۔ میں آپ کی اجازت سے جو تحریک التواء ہے اس پہ بھی بحث کرتا ہوں، مختصر گفتگو کروں گا اور ایک انتہائی اہم Public interest کا انتہائی اہم نکتہ ہے۔ آپ کے نوٹس میں بھی لا چکا ہوں اور حکومت کی توجہ بھی اس پہ چاہوں گا، اس پہ بھی بات کروں گا۔ جناب چیئرمین صاحب، اس پہ تفصیلی بحث ہو چکی ہے اور میڈم نگہت اورکزئی بیچ میں Mover ہے، انہوں نے بھی تفصیلی گفتگو کی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں ان چیزوں کو نہیں Repeat کرنا چاہیئے لیکن میں کچھ ایسی چیزوں کی طرف بھی اشارہ کرنا چاہوں گا کہ ہماری گفتگو کے اندر وہ Cover نہیں ہو سکے ہیں۔ کچھ کی طرف حافظ عصام الدین صاحب نے اشارہ کر دیا ہے۔ یعنی ہمیں اس کی Reasons تلاش کرنی چاہیئے کہ Child abuse کیا ہوتا ہے، کیوں ہوتا ہے، کیوں قتل کر دیا جاتا ہے بچوں کو اور کیوں ان کا Sexual abuse ہوتا ہے؟ اس پہ وہ کمیٹی بنی تھی اس کمیٹی کا میں رکن تھا اور میں امید رکھتا ہوں کہ اس کے Recommendations حکومت نے Implement کئے ہوں گے، اگر نہیں Implement کئے تو حکومت اس کو Implement کرے۔ جناب سپیکر صاحب، اس وقت یہ جو Smartphone آ گیا ہے یہ بہت بڑا انقلاب ہے اور اس نے زندگی کو بہت بڑا آسان بھی کر دیا لیکن اس نے زندگی کے اندر بہت زیادہ مشکلات بھی پیدا کئے ہیں۔ یہ Smartphone اب ہر بچے اور ہر نوجوان کے ہاتھ میں ہے اور ہر بوڑھے کے ہاتھ میں ہے اور ہر Middle age بندے کے ہاتھ میں ہے۔ اس کے اندر قرآن کی تلاوت بھی ہے، اس کے اندر علماء کے دروس بھی ہیں اس کے اندر سیاسی لوگوں کے لئے سوشل میڈیا کے Platforms بھی Available ہیں۔ ڈیجیٹل میڈیا کے Plarforms بھی Available ہیں لیکن اس کے اندر ایسا Content بھی Available ہے کہ جو کہ ہمارے بچوں کی اور ہمارے Young نسل کی غلط تربیت کرتی ہے۔ مثلاً اس کے اندر یہ جو Violent video games ہیں جس پہ آپ کے بچے ساری رات اور سارا دن لگے رہتے ہیں اور وہ بچے جو ہیں وہ اپنی تعلیم پہ توجہ نہیں دیتے ہیں ان Video games پہ توجہ دیتے ہیں، ان کی وجہ سے وہ بچے Violent ہو جاتے ہیں۔ سچی بات یہ ہے کہ آج کل ہر گھر کا یہ مسئلہ بن گیا ہے۔ Smartphone بجائے خود ایک طاقت ہے لیکن اس طاقت کو اگر Judiciously استعمال نہیں کیا جاتا ہے، اس کو Regulate نہیں کیا جاتا ہے تو اس کا یہ نتیجہ پھر نکلتا ہے کہ بچے تعلیم بھی چھوڑ رہے ہیں اور ہماری Young نسل کے اندر Violence بھی پیدا ہو رہی ہے۔ جو دوسری چیز ہے وہ سر، اس کے اندر

جو فحش Contents ہیں، سچی بات یہ ہے کہ اس کی طرف ہم بالکل توجہ نہیں دیتے ہیں اور ہمارا خیال ہوتا ہے کہ اس کا کوئی Role نہیں ہے لیکن جو ہمارے میڈیا کے اندر ہمارے Smartphones کے اندر، ہماری ان Platforms پہ جو فحش Content share ہوتا ہے اس کا اپنا ایک Role ہے اور جناب سپیکر صاحب، اس کے ساتھ ساتھ جو ہمارا پولیس کا نظام ہے، ہماری تفتیش کا نظام ہے، Prosecution کا نظام ہے، ہمارے لئے عدالتی نظام ہے یہ ساری چیزیں Allied ہیں۔ جب تک ان سب چیزوں کو Holistically آپ Address نہیں کریں گے تو میں سمجھتا ہوں کہ آپ اس کا حل نہیں نکال سکتے ہیں۔ اس لئے میں یہ چاہوں گا کہ کم از کم یہ جو سوشل میڈیا پہ اور ڈیجیٹل میڈیا پہ Platforms پہ فحش Content share ہوتا ہے یا اس کے علاوہ اس پہ جو Violent video games ہیں اس کے حوالے سے کوئی جوائنٹ ریزولیوشن ہم Draft کر کے جو اس کی Regulatory Body ہے فیڈرل لیول پہ اس کو بھیجیں تاکہ وہ اس کو Regulate کرے۔ میں ایک یہ تجویز یہ دینا چاہوں گا اور جناب سپیکر صاحب، یہ جو ہمارے صوبے کے اندر اور Specially Erstwhile FATA کے اندر Violence کے بارے میں بات ہوئی ہے یہ جو Violence کا Resurgence ہو رہا ہے یہ بھی بڑا تشویشناک ہے۔ یہ براہ راست اس موضوع کے ساتھ Connected نہیں ہے لیکن Indirectly connected ہے، عصام الدین صاحب نے اس کی طرف اشارہ کر دیا ہے۔ جے یو آئی کے رہنماء شہید ہوئے، ان کو قتل کر دیا گیا۔ اس سے پہلے اسد اللہ شاہ الخدمت فاؤنڈیشن وزیرستان کے صدر تھے، ہمارے صوبائی اسمبلی کے Candidate رہ چکے تھے، اپنے تین چار نوجوان ساتھیوں کے ساتھ ان کو شہید کر دیا گیا۔ باجوڑ کے اندر لوگوں کو شہید کر دیا گیا یہ بڑی تشویشناک بات ہے۔ یہ آپ کی حکومت کے لئے بڑی تشویشناک بات ہے اور پولیس کا Representative اس کو نوٹ کر لے کہ اس پہ پورے صوبے کے اندر تشویش ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو بدامنی ہے یہ آپ کی حکومت کو بھی لے ڈوبے گی اور یہ جو ہماری Economy ڈوبتی جارہی ہے یہ اس Economy کو بھی تباہ کرے گی۔ اس لئے اس کے Reasons تلاش کئے جائیں اور اس Target killing کو Seriously لیا جائے ار جو ہمارے مقتدر حلقے ہیں، وہ بھی سن لیں کہ سچی بات یہ ہے کہ ان کے کھاتے میں بھی لوگ یہ چیزیں ڈال رہے ہیں۔ سر، میں اپنا جو دوسرا نکتہ ہے جس کے بارے میں آپ کو میں نے سپیشل ریکویسٹ کی تھی، میں حکومت کی توجہ بھی چاہوں گا۔ یہ جو نوشہرہ، چکدرہ چترال روڈ ہے اور چکدرہ سے Onwards چترال تک اس کا جو Portion جاتا ہے یہ 17 ارب

روپے 2015 میں EXIM Bank سے Loan لیا گیا تھا اور ہمیں پچھلی حکومت نے نواز شریف جب وزیراعظم تھے تو حکومت نے بتادیا تھا کہ اس پہ جلد کام شروع ہو جائے گا اور پھر موجودہ حکومت نے بھی ہمیں بتادیا تھا کہ 2021 میں اس پہ کام شروع ہو گا مگر ابھی تک اس پہ کام نہیں شروع ہوا ہے لیکن میں اس کو Link کرتا ہوں کہ جو تالاش کے اندر برساتی نالہ ہے۔ ایک برساتی نالہ تالاش کا بالکل ہمارا جو Main Road کے اوپر بازار ہے اس کے ساتھ برساتی نالہ ہے اور وہ برساتی نالہ NHA کے روڈ کے اوپر واقع ہے اور اس برساتی نالے کی وجہ سے پانچ اضلاع کا ٹریفک جو ہے وہ بلاک ہو جاتا ہے۔ وہ پی ٹی آئی کے ایم پی ایز کو بھی گالیاں پڑتی ہیں اور ہمیں بھی گالیاں پڑتی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں اور یہ ان کا بھی Issue ہے اور میرا بھی Issue ہے۔ جناب سپیکر صاحب، وہ برساتی نالہ اس Season میں بھی تین چار مرتبہ اس میں Flooding ہوئی اور اس کی وجہ سے گھنٹوں ٹریفک بلاک رہا، اس کے نتیجے میں گاڑیاں اس میں گر کے تباہ ہو گئی ہیں اور اس میں بے گناہ لاشیں جو ہیں وہ شہید ہوئی ہیں، وہ ضائع ہوئی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ NHA کی Responsibility بنتی ہے کہ یہ جو EXIM Bank کے تعاون سے معاہدہ ہوا تھا اس کو Implement کرے اور یہ جو برساتی نالہ ہے اس کو وہ War footing پہ Construct کرے اور جناب سپیکر صاحب، میں نے یہ ریزولیوشن بھی Draft کی ہوئی ہے۔ جب یہ باقی Discussion conclude ہو تو آج یا پرسوں جو آپ کا جمعہ کے روز اجلاس ہو گا اس میں مجھے یا Monday کو مجھے اجازت دیں کہ میں اس پہ ایک ریزولیوشن بھی Draft کی ہوئی ہے کہ وہ پاس کر سکوں۔ میں چاہوں گا کہ حکومت اس پہ Seriously توجہ دے اور یہ وہاں کا بہت بڑا Public importance کا Issue ہے کیونکہ پانچ اضلاع کا روڈ مسلسل اس کی وجہ سے بلاک ہو جاتا ہے اور اس کا کوئی پرسان حال نہیں ہے۔ اس کی تصویریں، اس کی Visual سوشل میڈیا پہ Share ہوتی ہیں اور حکومت کو اور ارکان اسمبلی کو لوگ گالیاں دیتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ مزید گالیاں ہم نہیں سن سکتے اور میں چاہوں گا کہ جو موجودہ ہماری حکومت ہے یہ جو Talash Bypass بن رہی ہے یہ تو ان کا پراجیکٹ ہے، اس پہ یہ پیسے دے رہے ہیں اور اس کو بھی جلدی Complete کرے موجودہ حکومت۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب مسند نشین</u>: Thank you۔ جناب افتخار ولی صاحب، افتخار ولی صاحب، اوہ اختیار ولی، سوری اختیار ولی۔

جناب اختیار ولی: جناب سپیکر، شکریہ غلط نام سے پکارنے کے لئے بھی۔ میرے خیال میں آپ کو تو میرا نام۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: نوشہرہ کے افتخار ہیں آپ ناں۔ آپ پہ ہے فخر نوشہرہ کا۔

جناب اختیار ولی: جی۔

جناب مسند نشین: اس لئے آپ کو کہا کہ آپ پہ نوشہرہ کا فخر ہے، افتخار اس لئے کہا۔

جناب اختیار ولی: یہ آپ کی مہربانی ہے۔ یہ اگر آپ دل سے کہہ رہے ہیں تو بھی آپ کی مہربانی اور اگر منہ سے ہی کہہ رہے ہیں تو پھر بھی آپ کا شکریہ۔ جناب سپیکر، میں تحریک التواء پہ زیادہ لمبی بحث کرنے کی بجائے مختصر بات کروں گا کہ بچوں کے ساتھ Sexual abuse ہوتا ہے اور ان پہ Physical assault ہوتا ہے۔ یہ میرے خیال میں ہمارے معاشرے کا ایک بد نما اور بد ترین داغ بن چکا ہے اور اس پہ آئے روز قوانین بھی بنتے ہیں۔ پنجاب میں بھی بنے، سندھ میں بھی بنے، بلوچستان میں بھی بنے، ہمارے بھی بنے، Zainab App بھی بنا لیکن اس کا سلسلہ رک نہیں رہا۔ یہ بات صرف پشاور کی کیس کی نہیں ہے جس کی میرے دوستوں نے نشاندہی کی ہے۔ آپ کو پتہ ہے معلوم ہے کہ نوشہرہ کلاں میں ملائکہ، کاکا صاحب میں حوض نور، اس طرح صائمہ، کتنی ساری درجنوں بچیاں ہمارے سامنے ان کے ساتھ جنسی زیادتی کے بعد ان کو ذبح کر دیا جاتا ہے۔ جناب سپیکر، ان تمام مسائل کا حل جس طرح میرے بھائی نے فرمایا کہ قرآن وسنت اور شریعت کی روشنی میں جو انہوں نے حل بتایا ہے ایک وہ ہے اور دوسرا یہ ہے کہ جب تک، میں اس وقت کسی جماعت پہ یا کسی سیاسی حکومت پہ اس کا الزام بالکل بھی نہیں لگاؤں گا حالانکہ ماضی میں تحریک انصاف کی حکومت کے دوستوں نے اس طرح کے کیس اٹھا کے شہباز شریف اور پنجاب کی حکومت کو مورد الزام ٹھہرانے کی مذموم کوششیں کی تھیں لیکن میں اس طرف بالکل نہیں جاؤں گا۔ میں کہوں گا کہ یہ ہمارے معاشرے کا ناسور ہے اور اس کو ختم کرنے کے لئے سب سے پہلے اور سب سے بڑھ کر جو مضبوط قدم ہو گا وہ یہی ہو گا کہ سر عام پھانسی اور اس کے علاوہ اس کا کوئی بھی حل نہیں ہے۔ (تالیاں) جناب سپیکر، اگر ہمارے قانون میں کوئی سقم ہے، کوئی کمی ہے تو آیئے مل کر اس کو پورا کرتے ہیں اور اس کی دوری ختم کرتے ہیں۔ جس فورم پہ میں کھڑا ہوں آپ بیٹھے ہیں یہ میرے دوست بیٹھے ہیں سب، آیئے آج ہی اس پہ کوئی قرارداد پاس کرتے ہیں کہ آج کے بعد اگر کسی بچی کے ساتھ کسی نے زیادتی کی، کسی نابالغ، معصوم کے ساتھ اگر کسی نے جنسی درندگی کی چاہے وہ لڑکا ہو یا لڑکی ہو

اور وہ مجرم کتنا بھی معتبر کیوں نہ ہو، چاہے وہ اس صوبے کے کسی بہت بڑے لیڈر اور حاکم کا بیٹا ہی کیوں نہ ہو، اس کو سر عام پھانسی دیں گے، آیئے مل کر قرارداد پاس کرتے ہیں۔ میں پیش کرتا ہوں قرارداد، آپ پیش کریں، دوستوں میں کوئی پیش کرے میں اس کو سپورٹ کرتا ہوں۔ پولیس کو موردالزام میں اس میں اتنا ہی ٹھہراؤں گا کہ جناب سپیکر، ہمارے پولیس کے کاندھوں پہ بھاری بھرکم ذمہ داریاں ہیں۔ انہوں نے وزیروں کو Escort بھی کرنا ہے، انہوں نے تفتیش بھی کرنی ہے، انہوں نے لاء اینڈ آرڈر کی Situation کو بھی کنٹرول کرنا ہے، بند سڑکوں کو بھی کھولنا ہوتا ہے پولیس کے کام بہت ہیں۔ ان کو Equipped کرنا ضروری ہے لیکن میں اپنی پولیس کو بھی یہ کہوں گا کہ ہماری قوم اور ہمارے صوبہ خیبر پختونخوا کا ہر بچہ، ہر ماں، ہر باپ، ہر بھائی آپ سے توقع رکھتا ہے کہ جہاں جرم ہو وہاں پر آسمانی بجلی کی طرح وہاں پہ گر کے دکھاؤ اور ان کو نیست و نابود کر دو۔ اور میں حیران ہوں یہ بات شاید قانون سے تھوڑی بالاتر ہو۔ ہماری پولیس فورس میں Encounter specialists بھی ہیں تو ان کو میں اتنا ہی کہوں گا کہ وہ Encounter جو آپ اور لوگوں کا کرتے ہیں ایسے لوگوں کا بھی کر دیا کریں۔ ہماری طرف سے آپ کو اجازت ہے جو ہمارے بچوں پر اور ہمارے نابالغ بچوں پر جن کو ترس نہیں آتا ان کو سر عام پھانسی کیا ان کو ذبح کرنے کا قانون بننا چاہیئے۔ جناب سپیکر، انہی الفاظ کے ساتھ میں اپنی بات کو مختصر کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ آپ اس پہ کوئی رولنگ دیں گے اور آج ہم اس پہ کوئی قرارداد پاس کرتے ہیں یا اس ہال سے نکلنے سے پہلے آج اس بات کا ایک طرف فیصلہ کرنا ہو گا کہ جس نے آئندہ ایسی کوئی جسارت کی اس کی سزا سر عام پھانسی ہو گی۔ نوشہرہ میں ہو تو شوبرا چوک میں پھانسی، پشاور میں ہو تو چوک یادگار میں پھانسی، سوات میں ہو تو گرین چوک، نشاط چوک، ڈی آئی خان میں ہو تو وہ ٹوپہ والی چوک میں اس کو پھانسی دی جائے یا وزیرستان میں ہو تو وہاں کے چوک میں اس کو لٹکا یا جائے یہی اس کا حل ہے اور کچھ نہیں ہے۔ Thank you very much۔

<u>جناب مسند نشین</u>: Thank you۔ جناب شوکت یوسفزئی صاحب۔

<u>جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت، ثقافت و پارلیمانی امور)</u>: جناب سپیکر، شکریہ۔ کافی Detailed discussion ہوئی اور اس پہ پہلے بھی کافی بحث ہو چکی تھی اور میرے خیال سے کوئی دو مہینے 30 مئی 2022 کو ایکٹ بھی پاس ہوا اس اسمبلی سے اور اس پہ کافی جب سپیکر صاحب تھے مشتاق غنی صاحب، ان کی سربراہی میں ایک کمیٹی بنی تھی اور اس میں بڑا اس پہ غور و خوض کرنے کے بعد Sub کمیٹیاں بنائی

گئیں اور ان Sub کمٹیوں کی Proposals آئیں اور اس کی بنیاد پہ ایکٹ بنا اور اس ایکٹ کے اندر تقریباً وہ تمام شقیں جو یہ ڈیمانڈ کر رہے ہیں سزائے موت تک ہے یعنی بہت ساری چیزیں ہیں۔ پہلے تو یہ بھی تجویز ہوا تھا کہ بالکل سر عام چوک پہ کیا جائے لیکن بعد میں پھر اس میں تھوڑی Amendment کی گئی کہ جی پتہ نہیں دنیا کیا کہے گی، اب کیا کیا ہو گا بہر حال اس میں Amendment کی گئی۔ اس کے علاوہ سزا رکھی گئی، عمر قید سزا رکھی گئی ہے، جرمانہ رکھا گیا ہے 20 لاکھ تک۔ تو Issue یہ نہیں ہے کہ ایکٹ نہیں بنا ہے یا قانون نہیں بنا ہے۔ Issue یہ ہے کہ یہ ایک مافیا ہے، یہ ایک ایسا Mindset ہے جس کو میں نہیں سمجھتا کہ وہ صرف جو انہوں مولانا صاحب نے کہا کہ یہ کوئی کم عمر، جب بلوغت تک پہنچے اس کی شادی نہ ہو تو یہ شاید وہ لوگ کرتے ہیں۔ اس میں ایسے ایسے لوگ بھی ہم نے دیکھے ہیں جو 60/65 سال کے تھے وہ بھی اس میں ملوث دیکھے گئے اور ان کے خلاف باقاعدہ ایکشن بھی لیا گیا، تو یہ عمر کی حد تک نہیں ہے اور بلوغت کی بات بھی نہیں ہے۔ یہ ایک Mindset ہے اور اس Mindset کو کیسے Cover کرنا ہے، کیسے ختم کرنا ہے، کیسے اس کو روکنا ہے؟ اس کے لئے قانون بن چکا ہے۔ چونکہ دو مہینے ہوئے ہیں قانون ابھی ظاہر ہے Implementation میں تھوڑا سا ٹائم لگے گا۔ یہ ضرور ہو سکتا ہے کہ اس قانون کو ہم جلد سے جلد Implement کریں اور اس کے اندر ابھی تک جو خامیاں ہمیں نظر آ رہی ہیں ان خامیوں کو ہم دور کریں۔ ماہ نور کا کیس جناب سپیکر، اس سے پہلے انہوں نے نام لئے، میں خود مردان کے کیس میں خود، اس وقت انفارمیشن منسٹر تھا، میں جاتا رہا وہاں، حویلیاں میں جاتا رہا، نوشہرہ کے اندر جو کیس تھا میں خود اس کو دیکھتا رہا، Monitor کرتا رہا۔ یہ جو کیس ہے جناب سپیکر، اس پر بھی تقریباً 146 جو اس کے ارد گرد لوگ تھے ان سے پوچھ گچھ کی گئی ہے، پھر تقریباً کوئی 49 کے قریب لوگ جو ہیں ان کا باقاعدہ Data اکٹھا کیا جا رہا ہے، ان کا DNA Test کرایا جا رہا ہے تو اس کا پولیس کا اپنا ایک طریقہ کار ہے۔ ابھی اس Stage پہ ہے یہ Case کہ بالکل وہ کہتے ہیں کہ ہم پہنچ چکے ہیں، ہم سب کچھ کرتے ہیں لیکن اس وقت اگر ہم اس کو Expose کریں گے تو بہت ساری چیزیں ہماری جو کڑی بن رہی ہے جہاں پہ اس مافیا کو ہم نے ختم کرنا ہے یا وہاں تک رسائی کرنی ہے تو وہ Expose ہو جائے گا ورنہ اس وقت بھی کافی انفارمیشن آ چکی ہے۔ جو میں نے خود کہا، میں نے کہا ٹھیک ہے اگر آپ کا کیس خراب ہوتا ہے تو ہم نہیں اس کو Discuss کرتے لیکن جناب سپیکر، یہ جو Safe City کی بات کی گئی، Safe City حیات آباد کے اندر جو ہے پائلٹ پراجیکٹ شروع ہو چکا ہے، اس پہ کافی کام ہو رہا ہے اور PMU بن چکا ہے اس کے لئے جو پشاور کے حوالے سے ہے،

اس پہ صرف یہ ہے کہ جو Foreign consultant ہے، جو انہوں نے تجویز دی ہے کہ اس میں Foreign consultant کو Hire کیا جائے تو اس پہ کام ہو رہا ہے اور جیسے ہی وہ Hire ہو جاتا ہے تو یہ میرے خیال سے نگہت بی بی نے کہا غالباً کہ سی ایم صاحب فنڈ دے دیں، فنڈ کا Issue نہیں ہے، اب چونکہ وہ بن چکا ہے PMU اور اسی پہ ان شاء اللہ تعالیٰ انہوں نے جو تجاویز دی ہیں اسی کے مطابق ہماری پوری کوشش ہو رہی ہے کہ پورے پشاور کو Safe کیا جائے اور جو بھی کمی بیشی ہے وہ اس حوالے سے پوری کی جائے۔ انہوں نے بہت ساری باتیں کیں کہ جی ہم بھکاری بن جائیں گے اور تھوڑی سی انہوں نے شکایت بھی کی کہ پیٹرول مہنگا ہو گیا ہے، تو یہ بہت ساری ایسی چیزیں ہیں جو بہت سارے لوگوں کی شکایت بھی ہے، بہت سارے لوگوں کو یہ اعتراض بھی ہے کہ پیٹرول کو مہنگا نہیں ہونا چاہیئے۔ چونکہ پہلے جو حکومت تھی وہ شاید سمجھدار نہیں تھی اور وہ One fifty تک لے گئے تھے لیکن اب تو تجربہ کار لوگ آئے ہیں ناں ان سے یہ توقع نہیں کی جا سکتی تھی کہ وہ پیٹرول مہنگا کریں گے، اب پتہ نہیں کیا ہو گیا ان پہ اچانک۔ چونکہ سارے جتنے بھی تجربہ کار تھے پاکستان کے اور بڑے بڑے وہ سارے اکٹھے ہو کر اس وقت اسلام آباد میں بیٹھے ہیں تو ضرور اس پہ سوچیں کہ اس سے پاکستان کی عوام کو تکلیف ہو رہی ہے اور اس سے پاکستان کے عوام کو مشکلات کا سامنا ہے، لاء اینڈ آرڈر پہ اس کا بڑا Effect ہو رہا ہے۔ تو یہ جناب سپیکر، میری گزارش تھی اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم بھکاری نہیں بنیں گے، ہمارے پاس وسائل ہیں، صرف یہ ہے کہ جو بی بی نے پہلے تجویز دی تھی میں اس کے ساتھ اتفاق کروں گا کہ ہمیں سب کو مل کر یہ جو اسلام آباد میں جو بھی حکومت ہوتی ہے میں یہ نہیں کہہ رہا ہوں کہ اس وقت جو ہے، یہ ایک Issue ہے ہمارا اور اس سے ہمیں ایک موثر انداز میں، جمہوری انداز میں اپنے حق کا ڈیمانڈ کرنا چاہیئے۔ اور ہم نے جتنے بھی ہمارے دور گزرے ہیں، ہم نے، چاہے وہاں جس کی بھی حکومت رہی ہے، پی ٹی آئی کی حکومت تھی تب بھی اس میں Hard talk تک بات چلی گئی تھی اور اس پہ ڈیمانڈ کیا گیا جو ہمارا حق بنتا ہے اس سے نہ ہم پیچھے ہٹے ہیں اور نہ ہٹیں گے جناب سپیکر۔ میرے بھائی نے پولیس کی بات کی، تو پولیس کے حوالے سے انہوں نے بات کی لیکن دیکھیں پولیس کو یہ کوئی پہلا وہ نہیں ہے کہ یہاں پہ جو منسٹرز بیٹھے ہیں تو بس ان کی سیکورٹی ہو رہی ہے، ایک ایک دو دو منسٹروں کے ساتھ اگر وہ جا رہے ہیں تو کوئی، یہ نہیں ہے کہ وہاں پہ کوئی ہمیں مثالی لوگ مل رہے ہیں کہ وہاں پہ کسی کے پاس یا پنجاب میں کسی کے پاس یا کسی اور جگہ پہ، یہ تو ایک طریقہ کار ہوتا ہے جب آپ وزیر بنیں گے یہ تحفظ آپ کو بھی مل جائے گی لیکن یہ ہے کہ ہم نے پولیس کو گورنر ہاؤس نہیں

بھیجا کہ جائیں آپ کسی کو وہاں سے باہر نکالیں یا کسی کا راستہ روکا ہے، ہم نے یہ کام نہیں کیا ہے۔ لیکن یہ جناب سپیکر، یہ صوبہ سب سے زیادہ حساس صوبہ ہے، اس میں اس طرح کی باتیں کرنے کی ضرورت اس لئے نہیں ہے کہ ایک وقت ایسا تھا کہ یہاں اس صوبے میں منسٹرز صاحبان دو دو گاڑیاں آگے اور پیچھے اور Police alert رہتی تھی اس میں پھرتے تھے۔ اب تو اللہ کا فضل ہے میں اللہ کا شکر گزار ہوں، نگہت بی بی ہے اور سارے لوگ ہیں۔ میرے خیال میں ان کے ساتھ کبھی پولیس دیکھی نہیں ہے لیکن اللہ کا شکر ہے کہ ہمیں ضرورت نہیں رہی ہے۔ میں تو کبھی کبھی بغیر، میرے پاس تو اکثر ہوتا بھی نہیں ہے اسی طرح آتے جاتے شہر میں گھومتے پھرتے ہیں جناب سپیکر۔ تو یہ اللہ کا احسان بھی ہے اور فضل بھی ہے اور چونکہ جب حکومتیں عوام کی اس پہ چلتی ہیں تو اللہ اس کی مدد بھی کرتا ہے اور ہماری اللہ نے آج تک بہت مدد کی ہے۔ آپ، ایک دور وہ بھی تھا شہر کا جب کوئی نکل نہیں سکتا تھا، کسی کو یقین نہیں ہوتا تھا، کاروبار تباہ ہو رہا تھا، لوگ بھاگ رہے تھے، Investment نکال رہے تھے۔ آج اللہ کے فضل سے وہ Situation نہیں ہے، سارے لوگ آ رہے ہیں اور ہماری جو Investment تھی وہ بحال بھی ہو رہی ہے اور باہر سے لوگ آ رہے ہیں۔ ابھی Recently کئی ممالک سے لوگوں نے رابطے بھی کئے ہیں اور جو ہمارے Overseas پاکستانی ہیں ان کے توسط سے کافی لوگوں نے Interest show کی ہے۔ جناب سپیکر، ہمارے Tourism areas کے اندر، ہمارے بجلی پیدا کرنے کے منصوبوں کے حوالے سے بہت سارے ایسے کام ہیں جن میں وہ Investment کرنا چاہتے ہیں اور یہ ایک اچھی بات ہے۔ تو میں جناب سپیکر، زیادہ ٹائم نہیں لوں گا، ایکٹ بن چکا ہے میرے ہاتھ میں ہے ان شاء اللہ تعالیٰ یہ 30 مئی کو پیش ہوا اور اس پہ اچھا خاصا، صرف یہ کہ Implementation ہے اور ایک گزارش میں اور بھی کروں گا جناب سپیکر، کہ Awareness بہت لازمی ہے۔ ہم کیوں اپنے بچوں کو اس طرح چھوڑ دیتے ہیں کہ وہ جہاں مرضی ہے جس، رات کو میں واک کرتے گزر رہا تھا تو وہاں ایک Rider squad والے آئے ان کے ساتھ ایک چھوٹا سا بچہ بیٹھا ہوا تھا، وہ رو رہا تھا، تو میں ادھر کھڑا ہوا میں نے ان کو اشارہ کیا، میں نے کہا کہ "دا ولې ژاړی"، اس نے کہا جی اس کے بھائی کو کسی نے یہاں سے اٹھا لیا۔ تو یہ جو رات کے ٹائم اور رات کو ساڑھے گیارہ بجے تھے، اب ساڑھے گیارہ بجے اگر چوکوں میں بچے کھڑے ہوں گے تو میں یہ ایڈمنسٹریشن یا یہاں جو پولیس والے بیٹھے ہیں، اگر نہیں بیٹھے ہیں تو میں ان کو کہتا ہوں کہ کم از کم ایک ٹائم مقرر کریں، غریبی ہے جو بھی ہے لیکن یہ اس پہ بھی آتا ہے کہ آپ اپنے بچوں کو چوکوں میں کیوں چھوڑتے ہیں؟ تو یہ تو بالکل میں

یہ کہوں گا کہ رات کے آٹھ بجے کے بعد کوئی بچہ چوک میں نظر نہ آئے۔ بھیک مانگنے کے لئے ہو یا جو بھی کچھ بیچنے کے لئے ہو، پورا دن پڑا ہوتا ہے جناب سپیکر، صبح سے لیکر شام تک کریں اپنی جو بھی مزدوری کریں، جو بھی کریں لیکن آٹھ بجے کے بعد جو ہے ناں، رات کو آپ ایک بجے جائیں تب بھی آپ کو چوک میں بچے ملیں گے تو یہ سختی سے میں سی ایم صاحب سے بھی ریکویسٹ کروں گا کہ اس پہ پابندی لگائیں اور کسی قسم کی اس کو Allow نہ کریں۔ تو میں جناب سپیکر، آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور نگہت بی بی کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ماہ نور کے کیس کو دوبارہ وہ کیا۔ میں ان کو یقین دلاتا ہوں ان شاء اللہ تعالیٰ اس کے جو ملزمان ہیں وہ گرفتار بھی ہوں گے اور ساتھ ساتھ جو نیا ایکٹ بنا ہے جناب سپیکر، جس میں سخت سے سخت سزائیں رکھی گئی ہیں، اسی کے مطابق ان کو Deal کیا جائے گا۔ بہت شکریہ۔

Mr. Chairman: The sitting is adjourned till 10:00 am Friday, 29th July 2022.

(اجلاس بروز **جمعة المبارک** مورخہ 29 جولائی 2022ء صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)